فَیضانِ شمسُ العارفین (رَحمۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیہ)

مزار پیر سیال لجپال شمس العارفین

شعبہ فیضانِ اولیا و علما

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

فیضانِ شَمسُ العَارِفِین

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: بروزِ قیامت لوگوں میں میرے قریب تر وہ ہو گا جس نے مجھ پر زیادہ دُرُودِ پاک پڑھے ہوں گے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ولادتِ باسعادت

واصِلِ حق، گنجِ ہدایت، کانِ وِلایت، رشکِ شمس و قمر، شَمْسُ الْعارِفین حضرت خواجہ شَمْسُ الدّین سِیالوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادت باسعادت ۱۲۱۴ھ مطابق 1799ء کو موضع سیال، ضلع گلزارِ طیبہ (سرگودھا، پنجاب) میں ہوئی۔[2]

نام ونسب

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام ''شَمْسُ الدّین'' اور لقب ''شَمْسُ الْعارِفین'' ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے آباء واَجداد کئی پُشتوں سے علم و تقویٰ اور دنیاوی عزت و

---

1 ... ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی، ۲/ ۲۷، حدیث: ۴۸۴
2 ... تذکرہ اکابرِ اہلِ سنّت، ص ۱۷۵، انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، ۴/ ۱۸۷

عظمت میں ممتاز تھے۔ آپ کے جدِ اعلیٰ حضرت شیر کرم علی قادری[1] رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیّد موسیٰ پاک شہید ملتانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مرید و خلیفۂ مجاز تھے۔ آپ کا سلسلۂ نسب پچاس واسطوں سے شہیدِ کربلا حضرت سیّدنا عباس علمدار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ذریعے امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے جاملتا ہے۔[2]

ولادت کی بشارت

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادت کے بارے میں حضرت سیّد موسیٰ پاک شہید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ کے جدِ امجد حضرت شیر کرم علی قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہ بشارت دی تھی کہ تمھاری اولاد میں ایک ایسا شخص پیدا ہو گا جس کے فیوضات اور کمالات سے سارا عالم فیض یاب ہو گا۔[3]

آپ کے والدین

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ ماجد کا نام میاں محمد یار تھا۔ جو نہایت متقی اور پارسا بزرگ تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدہ ماجدہ کا اسمِ گرامی جنّت بی بی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہا تھا۔ آپ قرآنِ پاک کی حافظہ تھیں۔ شب و روز عبادت و

1... آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مزار مبارک سیال شریف سے مغربی سمت میں واقع ہے۔ (المصطفیٰ و المرتضیٰ، ص ۵۰۲)

2... انوار شمسیہ، ص ۱۰، ۹ ماخوذاً، سیرت حضرت شمس الدین سیالوی، ص ۲۹، انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، ۴/۱۸۷، المصطفیٰ والمرتضیٰ، ص ۵۰۲

3... سیرت حضرت شمس الدین سیالوی، ص ۳۳، انوار شمسیہ، ص ۱۵

ریاضت میں مصروف رہتی تھیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا نے ایک مدرسہ کھول رکھا تھا جس میں بچیاں قرآنِ پاک حفظ کرتی تھیں، یہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کا فیضان ہے کہ آج بھی اس علاقے کی عورتیں بکثرت قرآنِ پاک کی حافظہ ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب شکمِ مادر میں تھے تو والدہ ماجدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا نے عبادت و ریاضت کے معمولات میں کئی گُنا اضافہ کردیا تھا۔ شب و روز درود شریف وِردِ زباں رہتا اورآپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا روزانہ رات سونے سے پہلے اکتالیس مرتبہ سورۂ یٰسین شریف کی تلاوت فرماتی تھیں۔[1]

حُلیہ مبارک

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا قد مبارک قدرے دراز، چہرہ مبارک چوڑا اور بھرا ہوا، پیشانی مبارک کشادہ اور نورانی، ابرو کماندار اور باہم ملے ہوئے، آنکھیں خوبصورت اور سُرمگیں، بنی (ناک) مبارک اونچی لمبی، دانت مبارک سفید موتیوں کی مثل شفاف، ریش مبارک سفید، لمبی اور متوسط، گردن دراز اور بہت نازک، سینہ کشادہ اور فراخ، ہتھیلیاں گوشت سے پُر اور انگلیاں نرم ونازک جبکہ آپ کی رنگت سرخ سفیدی مائل تھی۔[2]

پیشانی پر اسمِ اعظم

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بچپن کا واقعہ ہے

1 . . . انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، ۴/ ۱۸۷ ملخصا

2 . . . انوار شمسیہ، ص ۱۷ ملخصًا

کہ ایک بار آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے چچا جان حضرت میاں احمد یار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سُسر میاں نور نبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی بیٹی سے ملنے سیال شریف آئے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ روشن ضمیر درویش تھے۔ حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ صحن میں گھٹنوں کے بل چل رہے تھے۔ جب حضرت میاں نور نبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نگاہ آپ کی جبین مبارک پر پڑی تو فوراً تعظیماً کھڑے ہوگئے۔ کسی نے پوچھا کہ اس چھوٹے سے بچے کی اس قدر تعظیم؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواباً فرمایا: تم اس بچے کو نہیں جانتے، اس کی پیشانی پر اسمِ اعظم لکھا ہوا ہے، جب یہ اپنے مرتبہ کمال کو پہنچے گا تو اپنے روحانی فیوض و برکات سے ایک عالَم کو سیراب کرے گا۔ سینکڑوں باکمال اہلِ بصیرت اس کے در پر دست بستہ کھڑے ہونا باعثِ سعادت سمجھیں گے۔ پھر میاں نور نبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی بیٹی سے فرمایا: میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا مانگی ہے کہ تمہیں بیٹی عطا فرمائے۔ لہٰذا اپنی بیٹی کا رشتہ اس سے کر دینا تاکہ قیامت کے دن میں اس مردِ کامل (خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کے رشتہ داروں میں اٹھایا جاؤں۔[1]

تعلیم و تربیت

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ والدین کے اِکلوتے بیٹے تھے۔ اُس زمانے میں پنجاب پر غیر مسلم قابض تھے جنہوں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد کو گرفتار کر لیا جس کی وجہ سے سارا خاندان ہی مصائب و

1 ... انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، ۴/۱۸۷ ملخصا

آلام کا شکار ہوا۔ اس کے باوجود آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدین نے آپ کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دی۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چار، ساڑھے چار سال کے ہوئے تو والد ماجد نے آپ کو استاد محترم کے پاس قرآنِ پاک پڑھنے کے لئے بٹھادیا۔ سات سال کی عمر میں آپ نے مکمل قرآنِ پاک حفظ کرلیا۔[1]

تحصیلِ علم کے لئے سفر

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ابتداء ہی سے عام بچوں کی طرح کھیل کود سے شغف نہ تھا، قرآنِ پاک حفظ کرنے کے بعد اپنے ماموں میاں احمد دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ ڈھوک میکی پنڈی گھیپ (ضلع اٹک) میں وقت کے جیّد عالمِ دین حضرت علامہ میاں محمد افضل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں تشریف لے گئے جہاں چندماہ آپ نے فارسی کی ابتدائی کُتُب پڑھیں، پھر مکھڈ شریف تشریف لے گئے اور امامُ العلماء، استاذُ الاَصْفِیاء حضرت مولانا محمد علی مکھڈوی چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ[2] کے سامنے زانوئے تَلَمُّذ تہہ کیے۔ چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے تعلیمی

1... سیرت حضرت شمس الدین سیالوی، ص ۳۴، انوارِ شمسیہ، ص ۲۰، المصطفٰی والمرتضٰی، ص ۵۰۲ ملخصاً

2... آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادت باسعادت ۱۱۶۴ھ میں بٹالہ (ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب) ہند میں ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ابتدائی تعلیم وتربیت بحالتِ یتیمی وطن میں آپ کے بڑے بھائی مولانا عبد الرسول رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے زیرِ سایہ ہوئی، بعد ازاں مزید تحصیلِ علم کے لئے مشہورِ زمانہ علماء وفُضَلاء کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کئے، شہبازِ ولایت حضرت خواجہ سلیمان چشتی تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صحبت سے فیضیاب ہوئے اور پھر بیعت وخلافت سے سرفراز ہوئے، علوم وفنون میں آپ کو دسترس حاصل تھی، شرق وغرب

سفر کے متعلق فرماتے ہیں: میں نے موضع ڈھوک میکی میں ''کریما'' اور'' نامِ حق''
کا دو ماہ تک درس لیا۔اس کے بعد مکھڈ شریف میں ماموں احمد دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی
عَلَیْہ کی خدمت میں ''پند نامہ عطار'' شروع کیا حتّٰی کہ نظم کی تمام درسی کتابیں اُنہی
سے پڑھیں۔اس کے بعد صَرف و نحو اور منطق کی کتابیں مولانا محمد علی مکھڈوی
چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پڑھیں، تیرہ سال وہیں گزارے۔اس کے بعد
دو سال موضع اخلاص میں گزارے ،پہلے سال شرح وِقایہ اور دوسرے سال
مُطَوَّل پڑھی۔اس کے بعد چھ ماہ کابل شہر میں رہ کر ہِدایہ شریف پڑھی اور ساتھ

میں آپ کے فضل و کمال کا شُہرہ تھا، علم پروری میں آپ بے مثال تھے، آپ کے اساتذہ میں مولانا محکم الدین مکھڈوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام نمایاں ہے۔مرشدِ کامل کی تلاش میں جب آپ اپنے شاگردِ خاص خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ہمراہ لئے مکھڈ شریف (ضلع اٹک) سے بارگاہِ تونسوی (ضلع ڈیرہ غازی خان) میں پہنچے، خواجہ صاحب نے پوچھا: کہاں سے آئے ہو؟ عرض کیا: مکھڈ سے، حضرت خواجہ نے فرمایا: مکھڈ میں ایک مولوی صاحب رہتے ہیں جن کے علم کی بڑی شہرت ہے، عرض کی: مولوی مجھے ہی کہتے ہیں، خواجہ صاحب نے اٹھ کر گلے لگایا اور اپنے پاس بٹھایا، آپ ٦ ماہ تک برابر خدمتِ خواجہ میں رہ کر اکتسابِ فیض کرتے رہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تا حیات درس و تدریس میں مشغول اور وعظ و تبلیغ میں مصروف رہے، آپ سے بے شمار تشنگانِ علوم نے اپنی پیاس بجھائی، کئی گم کردہ راہوں نے ہدایت پائی، عوام و خواص آپ کے درِ دولت سے فیضیاب ہوئے، شمس العارفین حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آپ کے مشہور تلامذہ میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ۲۹ رمضان المبارک ۱۲۵۳ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار پر انوار مکھڈ شریف (ضلع اٹک) پاکستان میں واقع ہے۔ (تذکرہ اولیائے پاکستان، ۲/۷۴ ملخصًا)

ہی علمِ حدیث کی سند بھی حاصل کی۔[1]

زمانہ ان سے فیض پائے گا

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پیشانی پر بچپن ہی سے سعادت وولایت کے آثار نمایاں تھے اس لیے اکثر اللہ والے آپ پر انوار وآثار دیکھ کر مختلف بشارتوں کا اظہار فرماتے تھے۔ چنانچہ زمانہ طالبِ علمی میں جب آپ مکھڈ شریف سے اپنے گھر تشریف لاتے تو راستے میں دین پور کے علاقے میں کچھ وقفہ فرماتے تھے۔ وہاں میاں محمد اکرم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رہتے تھے جو بڑے عارف اور کامل بزرگ تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا استقبال فرماتے اور روانگی کے وقت دور تک آپ کے ساتھ تشریف لے جاتے تھے۔ ایک دن کسی درویش نے میاں محمد اکرم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے استفسار کیا کہ آپ اس نوجوان پر اس قدر مہربان کیوں ہیں اور اس قدر تعظیم اور استقبال کیوں فرماتے ہیں؟ اس کا خیال تھا کہ یہ استقبال اور تعظیم اس وجہ سے ہے کہ یہ نوجوان حضرت شیر کرم علی قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اولاد سے ہے۔ مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یہ لڑکا ایک زمانے میں ولایت کی مملکت کا سلطان ہو گا۔ جس کے فیضان سے ایک جہاں فیض یاب ہو گا۔ میاں شیر کرم علی قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسے بزرگوار اور میرے جیسے لقمہ خوار ہزاروں ہزار اس کے آستانے کے دربان ہوں گے۔ اس وجہ سے یہ لڑکا تعظیم و

---

1 . . . مرأۃ العاشقین مترجم، ص۶۷ ملخصاً، سیرت حضرت شمس الدین سیالوی، ص۳۴ ملخصاً

تکریم کا مستحق ہے نیز آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے فرزند میاں مراد بخش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو وصیت فرمائی: میرے انتقال کے بعد شمس الدین سیالوی سے بیعت کرنا اور ان سے فیضان حاصل کرنا۔ چنانچہ بعد ازاں میاں مراد بخش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بیعت ہوئے۔[1]

حصولِ علم میں تکالیف پر صبر

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ صبر و شکر کے پیکر تھے، جن دنوں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت مولانا محمد علی مکھڈوی چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس علمِ دین حاصل کر رہے تھے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ پڑھنے والے دیگر طلبہ مدرسہ میں کھانے پینے کی سہولت نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کے گھروں سے کھانا مانگ کر لایا کرتے تھے مگر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایسا نہیں کرتے تھے اس لئے دیگر طلبہ آپ کو کھانے میں شریک نہیں ہونے دیتے تھے کہ یہ ہمارے ساتھ کھانا لانے کیوں نہیں جاتا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر جب بھوک کا غلبہ ہوتا تو دریائے سندھ کے کنارے چلے جاتے، جہاں سبزی فروش شَلْغَم وغیرہ دھو کر پتے وغیرہ چھوڑ جاتے تھے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وہ صاف کر کے کھالیا کرتے اور کسی پر اس کا اظہار نہیں فرماتے تھے مگر رفتہ رفتہ یہ خبر آپ کے استادِ محترم مولانا محمد علی مکھڈوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تک پہنچ گئی۔ مولانا محمد علی مکھڈوی

---

1 . . . سیرت حضرت شمس الدین سیالوی، ص۳۵، انوارِ شمسیہ، ص۲۹ بتغیرٍ قلیلٍ

رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ امیر آدمی تھے انھوں نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بلا کر فرمایا: آئندہ آپ میرے ساتھ کھانا کھائیں گے، اس کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے استادِ محترم کے ساتھ کھانا کھانے لگے، جب ظاہری علوم کی تکمیل ہوگئی تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سلطانُ العارفین خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ [1] کی

1... آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادت با سعادت ۱۱۸۴ھ مطابق 71-1770ء میں لورالائی (بلوچستان) پاکستان میں ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ محترم بچپن میں انتقال فرما گئے، ابتدائی تعلیم وتربیت والدہ محترمہ کے زیرِ سایہ ہوئی، قرآنِ پاک کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مزید علمِ دین کے حصول کے لئے تونسہ شریف اور علم وحکمت کے مرکز کوٹ مٹھن (ضلع رحیم یار خان) تشریف لے گئے، اوچ شریف (ضلع بہاولپور) میں قبلۂ عالَم حضرت خواجہ نور محمد چشتی مہاروی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تشریف آوری پر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، آپ نے حضرت سیّد جلال الدّین حسین بخاری سہروردی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزارِ اقدس کے سرہانے آپ کو شرفِ بیعت سے نوازا اور کچھ عرصہ بعد خلافت سے سرفراز فرمایا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اشاعتِ دین کو اپنی حیاتِ طیبہ کی اصل قرار دیا، عمر بھر مسندِ علم وحکمت بچھائے رکھی، علوم ومعارف کی ترویج وترقی کے لئے مصروفِ عمل رہے، آپ کی جلائی ہوئی شمع کے گرد، دُور دُور سے پروانے جمع ہوئے، آپ کے فیضان سے ہزاروں ارادت مندوں نے فیض پایا، آپ کی آمد سے تونسہ شریف (ضلع ڈیرہ غازی خان) مرجعِ اَنام اور مرکزِ علم و عرفان بن گیا، طالبانِ حق سینکڑوں کوس طے کر کے تحصیلِ فیض کے لئے تونسہ کی خاک کو چومنے پہنچے، اسلام کے عالمگیر پیغام سے انسانیت کو روشناس کرانے اور تصوفِ اسلام کی ابدی

خدمت میں حاضر ہو کر بیعت ہوئے اور ہر دوسرے دن سیال شریف سے تونسہ شریف پیر و مرشد کی خدمت میں حاضر ہوتے حالانکہ سیال شریف سے تونسہ شریف کے درمیان سو کوس (تقریباً دو سو میل) کا فاصلہ تھا مگر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سفر کے دوران کسی سے سوال نہیں کرتے تھے۔(1)

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مرید و خلیفہ حضرت خواجہ سیّد غلام حیدر علی شاہ جلال پوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ملفوظات میں ہے: ہمارے پیر و مرشد حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ابتداء میں شاہانہ مزاج اور لباس رکھتے تھے، جہاں جاتے تھے عوام و خواص میں مقبول ہو جاتے تھے۔ مولانا محمد علی مکھڈوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب تک انہیں ساتھ نہ بٹھالیتے کھانا نہیں کھاتے تھے۔ اسی طرح ایک تاجر تھا جو ہفتہ کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دعوت پر بلاتا تھا ورنہ اکثر روز فاقہ رہتا تھا۔(2)

سچائیوں کو انسانی قلوب واذہان میں راسخ کرنے کے لئے جو کارنامہ اور عملی نمونہ آپ نے پیش کیا ہے وہ آپ ہی کا حصہ ہے، آپ کے عرفانی ملفوظات، حکمت سے بھرے مقالات، ارشادات و فرمودات پر مشتمل متعدد مجموعے مرتب ہو چکے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ۷ صفر المظفر ۱۲۶۷ھ بمطابق 12 دسمبر 1850ء کو وصال فرمایا اور آپ کا مزار مبارک تونسہ شریف (ضلع ڈیرہ غازی خان) میں مرجعِ خلائق ہے۔ (المصطفیٰ والمرتضیٰ، ص ۷۷ ملخصاً)

1 . . . ملفوظات حیدری، ص ۹۰ ملخصاً

2 . . . ملفوظات حیدری، ص ۲۳۳ ملخصاً

بِلاضرورت سوال نہ کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بزرگانِ دین کا طریقہ رہا ہے کہ وہ اپنی ذات کے لئے بِلاضرورت کسی سے سوال نہیں کرتے تھے۔ لہٰذا کبھی آزمائش آئے یا تنگ دَستی آگھیرے بلاضرورتِ شرعی کسی سے سوال نہ کیجئے۔ احادیثِ مبارکہ میں بلاضرورت سوال کی سخت وعیدیں اور ترکِ سوال کی فضیلتیں بیان کی گئیں ہیں، چنانچہ

بِلاضرورت سوال پر وعید

حضرت سیِّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے: رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”جس نے (بقدرِ کفایت مال ہونے کے باوجود صرف) دولت جمع کرنے کے لئے لوگوں سے سوال کیا تو وہ جہنم کے انگاروں کا سوال کرتا ہے، چاہے تھوڑا جمع کرے یا زیادہ۔“ [1]

کس قدر مال رکھتا ہو تو سوال نہ کرے؟

دوسری حدیث شریف میں آیا ہے: ”جو بقدر کفایت مال ہونے کے باوجود سوال کرے وہ جہنم کے انگاروں کا سوال کرتا ہے“ کسی نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کس قدر (مال) رکھتا ہو تو سوال نہ کرے؟ فرمایا: صبح و شام کا کھانا۔ [2]

---

1 . . . ابن ماجه، كتاب الزكاة، باب من سأل عن ظهر غنى، ۲/۴۰۱، حدیث: ۱۸۳۸

2 . . . ابوداود، كتاب الزكاة، باب من يعطى من الصدقة، ۲/۱۶۴، حدیث: ۱۶۲۹ ملخصاً

جنت کی ضمانت

حضرت سیّدنا ثوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''جو مجھے ایک بات کی ضمانت دے (کہ کسی سے سوال نہ کرے گا) تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔'' حضرتِ سیّدنا ثوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: میں ضمانت دیتا ہوں۔ نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کرنا۔ (اس کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کسی سے کچھ نہ مانگا کرتے تھے حتیٰ کہ) آپ گھوڑے پر سوار ہوتے اور کوڑا (چابک) نیچے گر جاتا تو کسی سے اٹھانے کے لئے نہ کہتے بلکہ گھوڑے سے نیچے اتر کر خود ہی کوڑا اٹھاتے تھے۔[1]

آپ کی ذہانت

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دورانِ طالبِ علمی اپنے علمی ذوق کے باعث جلد ہی دیگر طلبہ میں امتیازی حیثیت اختیار کر لی تھی۔ آپ کی ذہانت اور علمی اِنہماک سے مولانا محمد علی مکھڈوی چشتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت متأثر ہوئے۔ اسی لیے استادِ محترم آپ پر خصوصی توجہ فرماتے، کھانا کھاتے وقت اپنے ساتھ دستر خوان پر بٹھاتے اور علمی مسائل پر گفتگو بھی فرماتے۔ ان علمی صحبتوں سے حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صلاحیتیں مزید

1 ۔۔۔ ابن ماجہ، کتاب الزکاۃ، باب کراھیۃ المسئلۃ، ۲/۴۰۱، حدیث: ۱۸۳۷

بیدار ہوئیں اور آپ کے اندر علمِ دین حاصل کرنے کا مزید ذوق شوق پیدا ہوا۔[1]

حصولِ علم کے لئے کابل کا سفر

جن دنوں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مکھڈ شریف میں علمِ دین کی پیاس بجھا رہے تھے اُسی دوران آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کابل (افغانستان) جانے کا موقع ملا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کابل کے مُتَبَحِّر عالمِ دین شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ دراز کابلی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہو کر حدیث و فقہ کا درس لیا۔ فقہِ حنفی کی مشہور و معتبر کتاب ہدایہ شریف مکمل پڑھی اور حدیثِ پاک کی سند بھی حاصل فرمائی۔ کچھ عرصہ قیام کے بعد واپس مکھڈ شریف آگئے اور دوبارہ مولانا محمد علی مکھڈوی چشتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صحبت میں رہنے لگے۔[2]

علم سے سیری نہیں ہوئی

یہ حقیقت ہے کہ علمِ دین کا شوقین کبھی سیر نہیں ہوتا اسی لیے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سولہ، سترہ سال تک علمِ دین کی تحصیل میں کوشاں رہے۔[3] اس کے بعد درس و تدریس میں مشغول رہے مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو علمِ دین سے ایسی محبت تھی کہ بڑھاپے میں بھی حصولِ علم کی پیاس نہ بجھی اور نہ ہی کتب بینی کا شوق کم ہوا۔ چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زندگی کے آخری ایام میں بھی فرمایا کرتے

---

1 ... تاریخ مشائخ چشت، ص۵۳۳ ملخصاً

2 ... تاریخ مشائخ چشت، ص۵۳۳ ملخصاً، انوارِ شمسیہ، ص۲۰ ملخصاً، ملفوظات حیدری، ص۲۳۳ ملخصاً

3 ... المصطفیٰ والمرتضیٰ، ص۵۰۳ ملخصاً

تھے: ”علم سے سیری نہیں ہوئی۔“[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علمِ دین ایسا سمندر ہے کہ اس میں غوطہ لگانے والا شخص علمی ہیرے جواہرات چُن چُن کر کبھی نہیں تھکتا اور نہ ہی اس کی طلب میں کمی واقع ہوتی ہے چنانچہ

حضرت سیّدنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے: رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”دو حریص کبھی سیر نہیں ہوتے، ایک مال کا حریص اور دوسرا علم کا حریص۔“[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے کبھی بھی کسی مالدار کو یہ کہتے نہیں سنا ہوگا کہ ”بہت مال کمالیا۔ اب بس۔“ بلکہ وہ مزید دولت کمانے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ اسی طرح کوئی صحیح العقیدہ عالمِ دین ایسا نہیں ملے گا جو یہ کہے: ”بہت پڑھ لیا، مزید پڑھنے کی حاجت نہیں۔“ بلکہ ہر عالمِ دین مزید علم کی طلب میں رہتا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ان بزرگانِ دین کے صدقے ہمیں بھی علمِ دین حاصل کرنے کا شوق، لگن اور تڑپ عطا فرمائے۔

آپ کے اساتذہ کرام

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جن حضرات سے

---

1 . . . برکاتِ سیال، ص۱۴ ملخصاً

2 . . . مستدرک للحاکم، کتاب العلم، باب منہومان لا یشبعان، ۱/۲۸۲، حدیث: ۳۱۸

علومِ دینیہ کی تحصیل کی ان کے اسماء گرامی یہ ہیں: (۱) آپ کے ماموں جان حضرت میاں احمد دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (۲) حضرت علامہ میاں محمد افضل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (۳) حضرت مولانا محمد علی مکھڈوی چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (۴) حضرت مولانا حسن دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (۵) حضرت مولانا حافظ دراز کابلی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (۶) آپ کے پیر و مرشد پیر پٹھان حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

والدین کی خدمت کا احساس

ایک طالبِ علم خواجہ شمس العارفین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: میرے والد صاحب ضعیف ہیں، مجھے اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ میں کہیں اور جا کر پڑھوں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جو ارشاد فرمائیں گے میں اسے بَسَر و چَشم قبول کروں گا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوچھا: تمھارا کوئی اور بھائی ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں، آپ نے فرمایا: اگر تم اپنے باپ کی راحت کی کوئی اور صورت پیدا کر سکو تو علم حاصل کرو ورنہ حقوقِ والدین دوسرے تمام حقوق پر مقدم ہیں، لہٰذا تم والد کی خدمت کرو کیونکہ علم سے مقصود بھی عبادت اور حق شناسی (حق کی پہچان) ہے۔[2]

---

1 . . . سیرت حضرت شمس الدین سیالوی، ص۳۷، گلشن پیر سیال، ص۱۶

2 . . . المصطفیٰ والمرتضیٰ، ص۵۱۲ ملخصاً

والدین کی خدمت کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناماں باپ کا رتبہ بہت بلند وبالا ہے، قرآن و حدیث میں والِدَین کے ساتھ حُسنِ سُلوک کا حکم دیا گیا ہے بالخصوص جب وہ بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کی خدمت کی تاکید فرمائی گئی ہے۔ اگر ماں باپ کو اولاد کی خدمت کی حاجت ہو تو اب ان کی اجازت کے بغیر نفلی حج، نفلی عمرہ، زیارات وغیرہ حتی کہ اگر مسلمان ماں باپ اجازت نہ دیں تو نفلی روزہ بھی نہ رکھے۔ چنانچہ

حضرت سیِّدنا عبداللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے جہاد میں شرکت کی اجازت مانگی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟ عرض کی! جی، فرمایا: انہی میں جہاد کر (یعنی ان کی خدمت کر)[1]

مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: غالب یہ ہے کہ اس کے ماں باپ کو اس کی خدمت کی حاجت تھی، وہ اکیلا بیٹا خدمتگار تھا اور جہاد اُس وقت فرضِ عین نہ تھا فرضِ کفایہ تھا، ایسی صورت میں ماں باپ کی خدمت جہاد پر مقدم ہے، اگر یہ دونوں صورتیں نہ ہوں تو جہاد مقدم ہے۔ مزید فرماتے ہیں: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفلی جہاد کے لیے بغیر والدین کی اجازت کے نہیں جانا چاہیے، اگر جہاد فرض ہو تو بہتر ہے کہ ان سے

---

1 . . . بخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب الجهاد باذن الأبوین، ۲/۳۱۰، حدیث: ۳۰۰۴

اجازت لے لے لیکن اگر وہ اجازت نہ دیں تو بھی چلا جائے، اگر وہ منع کریں گے تو وہ گنہگار ہوں گے یہ حکم مؤمن والدین کے لیے ہے، کافر ماں باپ سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں خواہ جہاد فرض ہو یا نفل۔ خیال رہے کہ مسلمان ماں باپ کی اجازت کے بغیر کسی نفلی عبادت کے لیے نہ جائے جیسے نفلی حج، نفلی عمرہ، زیارت وغیرہ حتی کہ اگر مسلمان ماں باپ اجازت نہ دیں نفلی روزہ بھی نہ رکھے۔ (1)

والِدَین دوسرے مُلک سے بلائیں تب بھی آنا ہوگا

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "سمندری گنبد" صفحہ 10 پر تحریر فرماتے ہیں: دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بے شک سعادت ہے، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں اور دیگر مَدَنی کاموں کی دھومیں مچانے کیلئے، بیرونِ مُلک سفر کرنا وہاں 12 ماہ یا 25 ماہ رہنا بھی بڑے شرف کی بات ہے مگر ماں باپ کی دل آزاری ہوتی ہو، اُن کو اس سے سخت پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہو تو ہرگز سفر مت کیجئے، دعوتِ اسلامی کو دنیا بھر میں عام کرنے کا مقصد اپنی "واہ واہ" کروانا نہیں، رِضائے الٰہی پانا ہے اور ماں باپ کا دل دُکھا کر رِضائے الٰہی کی منزِل ہرگز نہیں مل سکتی، نیز دوسرے شہروں یا مُلکوں میں نوکری یا کاروبار کرنے والے بھی ماں باپ کی

1... مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۴۲۰

اِطاعت کرتے ہوئے ہی سفر اِختیار کریں اور یہ مسئلہ (مَس۔ ءَ۔لَہ) اچھی طرح ذِہن نشین کر لیں جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 312 صَفحات پر مشتمل کتاب، "بہارِ شریعت" حصّہ 16 صَفْحَہ 202 پر ہے: "یہ (یعنی بیٹا) پردیس میں ہے، والِدَین اِسے بلاتے ہیں تو آنا ہی ہو گا، خط لکھنا کافی نہیں ہے۔ یوہیں والِدَین کو اِس کی خدمت کی حاجت ہو تو آئے اور ان کی خدمت کرے۔" [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیرِ کامل کی تلاش

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے استادِ محترم مولانا محمد علی مکھڈوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے دور کے متبحر عالِمِ دین اور صاحبِ دل بزرگ تھے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اگرچہ ظاہراً درس وتدریس میں مشغول رہتے تھے لیکن باطناً محبتِ الٰہی کے جوش سے رات دن اشکباری فرماتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ایسے پیرِ کامل کی تلاش تھی جو دل کی دُنیا کو معرفتِ الٰہی کے جلوؤں سے آباد کر کے دولتِ سکون سے مالا مال کر دے۔ ایک دن کسی نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سامنے سلطان العارفین، شہبازِ طریقت، پیر پٹھان حضرت خواجہ محمد سلیمان چشتی

---

1 ...والدین کے حقوق سے متعلق شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "سَمُندری گُنبد" کا مطالعہ کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا دل والدین کی خدمت کے جذبے سے سرشار ہو جائے گا۔

نظامی تونسوی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذکرِ خیر کچھ اس انداز سے کیا کہ آپ کا دل اِن کی زیارت کے لئے بے قرار ہو گیا۔ اس وقت حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عمر اٹھارہ سال تھی، علمِ حدیث و فقہ حاصل کر چکے تھے اور دل میں باطنی تعلیم کا بھی ذوق وشوق تھا۔ چنانچہ اُستادِ محترم نے اپنے شاگردِ رشید (حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کو ساتھ لیا اور حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دونوں کو مرید کر لیا۔ کچھ عرصہ قیام کے بعد استاد و شاگرد واپس مکھڈ آ گئے۔[1]

وطن واپسی اور سنّتِ نکاح

آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے استادِ محترم مولانا علی محمد مکھڈوی چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہاں کوئی اولاد نہیں تھی۔ انہیں خیال ہوا کہ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اپنا جانشین بنالیں، ویسے بھی آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اپنے بیٹے کی طرح رکھتے اور آپ کی علمی ترقی کے لئے دل و جان سے کوشش فرماتے تھے، انھوں نے اپنا سارا مال و متاع آپ کے سپرد کر دیا اور مدرسہ میں اپنا نائب بنا دیا۔ اسی دوران آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدین آپ کی شادی کے لئے مُصِر ہوئے لیکن آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فی الحال مکھڈ چھوڑنے اور ازدواجی زندگی کی ذمہ داریاں قبول کرنے کے لئے

---

1 . . . تاریخ مشائخ چشت، ص ۵۳۴ ملخصاً، تذکرہ اکابر اہل سنت، ص ۱۷۶ ملخصاً

آمادہ نہیں ہوئے۔ مجبوراً آپ کے والد صاحب نے حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا ماجرا عرض کیا، حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مولانا محمد علی مکھڈوی چشتی نظامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ایک مکتوب لکھا: ''تم نے اس فقیر کو کیوں اَسیر (قیدی) بنا رکھا ہے؟ اس کو اس کے والدین کے پاس بھیج دو اور ساتھ ہی حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرمایا کہ وہ والدین کے پاس جائیں اور نکاح کریں۔'' چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے پیر و مرشد کے حکم پر وطن تشریف لائے اور 34 سال کی عمر میں اپنے چچا میاں احمد یار کی دُختر نیک اختر سے نکاح فرمایا۔ شادی کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے وطن سیال شریف میں ہی قیام کا ارادہ فرمایا اور ارشادِ مرشد کے مطابق تمام اوراد و اذکار ادا کرنے کے ساتھ درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ [1]

حُصُولِ عِلمِ تَصَوُّف

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ظاہری علوم کی تکمیل کے بعد حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہو کر تصوف کی کچھ کتب پڑھیں۔ جن میں خاص طور پر لَوَائِحِ جَامِی، لَمْعَاتِ عِرَاقِی،

1 ... تاریخ مشائخ چشت، ص ۵۳۴ ملخصاً، المصطفیٰ والمرتضیٰ، ص ۵۰۵ ملخصاً

شَرۡحُ لَمۡعَاتِ جَامِی، سَوَاءُ السَّبِیۡل، کَشۡکَوۡل کَلِیۡمِی اور مُرَقَّعۡ کَلِیۡمِی قابلِ ذکر ہیں۔ [1]

شوقِ علمِ دین

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: میں تصوف کی کتب مثلاً لَوَائِح اور لَمۡعَات وغیرہ اپنی بغل میں لیے اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ جب آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی نظر مجھ پر پڑتی تو اشارے سے اپنے پاس بلاکر سبق پڑھاتے۔ دورانِ سبق اکثر بڑی گرم جوشی کا مظاہرہ فرماتے۔ ایک دن آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ آستانہ عالیہ مہار شریف کے درویش خانہ میں تشریف فرما تھے، آپ کے ارد گرد عوام و خواص کا ہجوم تھا۔ ایسی حالت کہ جس میں آپ کو فراغت نہ تھی، اپنے ہاتھ کے اشارے سے مجھے قریب بُلایا۔ میں فی الفور قریب ہوا اور آپ کے سامنے کتاب کھولی اور سبق پڑھا۔ [2]

اساتذہ کا ادب و احترام کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علمِ دین کے حصول اور پیر و مرشد سے فیض پانے کے لیے محنت، شوق اور لگن کے ساتھ ساتھ اُستاد اور پیر و مرشد کے آداب کا لحاظ رکھنا بے حد ضروری ہے۔ چنانچہ

---

1 ... مرأۃ العاشقین مترجم، ص٦٧، سیرت حضرت شمس الدین سیالوی، ص٣٥

2 ... المصطفیٰ والمرتضیٰ، ص٥٠٤ ملخصاً

حضرت سیّدنا امام برہان الدین ابراہیم زرنوجی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: طالبِ علم اس وقت تک نہ تو علم حاصل کر سکتا ہے اور نہ ہی اس سے نفع اُٹھا سکتا ہے جب تک کہ وہ علم، اہلِ علم اور اپنے استاد کی تعظیم و توقیر نہ کرتا ہو۔ کسی نے کہا ہے کہ: مَاوَصَلَ مَنْ وَصَلَ اِلَّا بِالْحُرْمَةِ وَمَا سَقَطَ مَنْ سَقَطَ اِلَّابِتَرْكِ الْحُرْمَةِ یعنی جس نے جو کچھ پایا ادب واحترام کرنے کے سبب ہی سے پایا اور جس نے جو کچھ کھویا وہ ادب واحترام نہ کرنے کے سبب ہی کھویا۔ مزید فرماتے ہیں: ہمارے استادِ محترم صاحبِ ہدایہ شیخ الاسلام برہان الدین ابوالحسن علی مَرغینانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ حکایت بیان کی کہ بخارا کے بلند پایہ اَئِمہ میں سے ایک امام کا واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ وہ علمِ دین کی مجلس میں تشریف فرما تھے کہ یکایک انہوں نے بار بار کھڑا ہونا شروع کر دیا، لوگوں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ میرے استادِ محترم کا صاحبزادہ بچوں کے ساتھ گلی میں کھیل رہا تھا، کبھی کبھی کھیلتا ہوا وہ مسجد کی طرف آنکلتا، پس جب میری نظر اُن پر پڑتی تو میں اپنے استاد کی تعظیم میں ان کی تعظیم کیلئے کھڑا ہو جاتا۔ (1)

زُہد و تقویٰ کے لیے علم ضروری ہے

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ علمِ دین سے بے حد پیار فرمایا کرتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نزدیک زُہد و تقویٰ اپنانے کے

1 ... تعلیم المتعلم طریق التعلم، ص ۴۲

لیے علمِ دین کس قدر ضروری ہے اس بات کا اندازہ اس فرمان سے لگائیے چنانچہ فرماتے ہیں: ”عالمِ باعمل کی دو رکعت نماز تمام دنیائے بے علم کی عبادت سے بہتر ہے۔“ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیر و مرشد سے محبت

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اپنے پیر و مرشد سے بہت عقیدت و محبت تھی یہی وجہ تھی کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سال میں کئی دفعہ پا پیادہ (پیدل) مرشدِ کامل کے دربار میں حاضری دیتے اور فیوض و برکات سے مالامال ہو کر واپس لوٹتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مرید و خلیفہ حضرت سیّد غلام حیدر علی شاہ جلال پوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ملفوظات میں ہے: ہمارے پیر و مرشد حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چالیس سال تک اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے آستانہ عالیہ تونسہ شریف کی طرف مسافر رہے، جب گھر واپس آتے تو بے قرار ہو جاتے اور پھر روانہ ہو جاتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس ایک کمبل ہوتا تھا جسے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سردیوں میں اوڑھ لیا کرتے اور گرمی کے موسم میں نیچے بچھا دیا کرتے۔ جب حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مہار شریف (ضلع بہاولنگر) تشریف لے جاتے تو حضرت

---

1 ... المصطفٰی والمرتضٰی، ص ۵۱۲ ملخصاً

خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پیر و مرشد کا سامان اُٹھائے سواری کے آگے آگے دوڑا کرتے اور منزل پر پہنچ کر پیر و مرشد کی خدمت کیا کرتے۔[1] آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے چودہ مرتبہ اپنے مرشدِ کریم کے ساتھ پیدل مہار شریف کا طویل سفر اختیار فرمایا۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اپنے پیر و مرشد سے کیسی محبت تھی کہ پیر و مرشد کی زیارت کے بغیر چین نصیب نہیں ہوتا تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اپنے پیر و مرشد سے سچی محبت نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُریدین کیلئے خاص ہدایات

امام شعرانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: ”مرید پر لازم ہے کہ وہ اپنے دل کو اپنے مرشِد کے ساتھ ہمیشہ مضبوط باندھے رکھے اور ہمیشہ تابعداری کرتا رہے اور ہمیشہ اعتقاد رکھے کہ اللہ تعالٰی نے اپنی تمام امداد کا دروازہ صرف اس کے مرشِد ہی کو بنایا ہے اور یہ کہ اس کا مرشِد ایسا مظہر ہے کہ اللہ تعالٰی نے اس کے مرید پر فُیوضات کے پلٹنے کیلئے صرف اسی کو مُعَیّن کیا ہے اور خاص فرمایا ہے۔ مرید

---

1 . . . ملفوظات حیدری، ص ٢٠٢ ملخصاً

2 . . . تاریخ مشائخ چشت، ص ٥٣٥، المصطفٰی والمرتضٰی، ص ٥٠٥

کو کوئی مدد اور فیض مرشِد کے واسطہ کے بِغیر نہیں پہنچتا۔ اگرچہ تمام دنیا مشائخ عظام سے بھری ہوئی ہے۔ مگر یہ قاعدہ اس لئے ہے کہ مرید اپنے مرشد کے علاوہ اور سب سے اپنی توجہ ہٹادے کیونکہ اس کی امانت صرف اس کے مرشِد کے پاس ہوتی ہے، کسی غیر کے پاس نہیں ہوتی۔[1]

فنافی الشیخ کے مرتبہ پر فائز

حضرت خواجہ شمس الدین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فنا فی الشیخ کے اعلیٰ منصب پر فائز تھے۔ چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اخلاق و کردار اور سب افعال حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے موافق تھے، آپ آخری عمر میں بعینہ اپنے پیر و مرشد خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مشابہ ہو گئے تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آخری آرزو یہ تھی کہ میری عمر اور وفات پیر و مرشد کے برابر ہو، چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ماہ صفر المظفر میں ہوا اور عمر بھی تقریباً اپنے پیر و مرشد کے برابر ہوئی۔[2]

خلافت

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عمر مبارک تقریباً 36 سال ہوئی تو آپ کے پیر و مرشد حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی

---

1 . . . آداب مرشد کامل، ص ۲۲۸

2 . . . تحفۃ الابرار، ص ۳۳۶ ملخصاً

عَلَیْہ نے خلافت سے نوازا اور ہدایت فرمائی کہ بیعت کا کام بڑے اہتمام سے کرنا، اپنے اشغال (ذکر و فکر) میں مصروف ہو کر اس کو نظر انداز نہ کر دینا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دستِ اقدس پر سب سے پہلے آپ کے والدین کریمین نے بیعت کی، اس کے بعد دیگر لوگ مرید ہوئے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدین کا آپ کے ہاتھ پر بیعت ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اعلیٰ اخلاق و کردار کے مالک تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ایسی خوبیوں سے نوازا تھا کہ سب سے پہلے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدین نے آپ سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔ ہمیں بھی چاہئے کہ گھر والوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آئیں، ماں باپ اور دیگر رشتہ داروں کا اَدب و احترام کریں اور ہر ایک کے ساتھ حسنِ اخلاق سے پیش آئیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے گھر میں مدنی ماحول بن جائے گا۔

مفتیِ دعوتِ اسلامی سے گھر والوں کی محبت

مفتیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مفتی محمد فاروق عطاری المدنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے آپ کے گھر والوں کی محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ گھر والے ان سے دَم کرواتے، ان کا بچا ہوا پانی سنبھال کر رکھتے اور بطور تبرک

1 ... تاریخ مشائخ چشت، ص ۵۳۵ ملخصاً

استعمال کیا کرتے۔ان کی پلیٹ سے کھانے کے لیے بچے آپس میں ضد کرتے تھے۔ان کی جھوٹی چائے کو واپس پتیلے میں ڈال کر سب کو پیش کرتے تھے۔یہ ان کے مدنی کردار کی مضبوط دلیل ہے گویا کہ امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ گھر میں مدنی ماحول بنانے کے 19 مدنی پھولوں پر ان کا مضبوطی سے عمل تھا،ان میں سے چند مدنی پھول یہ ہیں: [1]

گھر میں مدنی ماحول بنانے کے مدنی پھول

(1)گھر میں آتے جاتے بلند آواز سے سلام کیجئے۔(2)والِدہ یاوالِد صاحِب کو آتے دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہو جایئے۔(3)دن میں کم از کم ایک بار اسلامی بھائی والِد صاحِب کے اور اسلامی بہنیں ماں کے ہاتھ اور پاؤں چوما کریں۔(4)والِدَین کے سامنے آواز دھیمی رکھئے،ان سے آنکھیں ہر گز نہ ملایئے،نیچی نگاہیں رکھ کر ہی بات چیت کیجئے۔(5)ان کا سونپا ہوا ہر وہ کام جو خِلافِ شَرع نہ ہو فوراً کر ڈالئے۔(6)سنجیدگی اپنایئے۔گھر میں تُو تُکار،اَبے تَبے اور مذاق مسخری کرنے،بات بات پر غصّے ہو جانے،کھانے میں عیب نکالنے،چھوٹے بھائی بہنوں کو جھاڑنے، مارنے،گھر کے بڑوں سے اُلجھنے اور بحث کرنے کی عادت ہو تو اپنا رَوَیّہ یکسر تبدیل کرلیجئے،ہر ایک سے مُعافی تلافی کرلیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1... مفتیٔ دعوت اسلامی،ص ۴۵ ملخصاً

آپ کے اوصاف

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اوصاف پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتوں کے آئینہ دار تھے[1] آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہر آنے والے شخص سے خلوص اور محبت کا اظہار فرماتے اور اجنبی اور روزانہ ملنے والے سے ایک طرح ملاقات فرماتے تھے۔ زائروں اور مسافروں سے محبت فرماتے اور انہیں اپنے پاس بٹھاتے۔ ہر شخص سے شفقت اور محبت سے پیش آتے اور مسکینوں، یتیموں اور بیواؤں پر حد درجہ شفقت فرماتے۔ ہر ایک کے دکھ درد کی داستان سنتے اور مناسب حال علاج فرماتے تھے۔[2] آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا فرمان ہے کہ جس (مؤمن کامل) کو اچھا اخلاق حاصل ہے (تو گویا) اسے مرتبہ ولایت حاصل ہے۔[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نرم مزاجی اور حسنِ اَخلاق لوگوں کو ہمارا گرویدہ کر سکتا ہے جبکہ بے جا سختی اور ڈانٹ ڈپٹ کی عادت ہماری شخصیت کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔ ہر مسلمان کو چاہئے کہ اپنے اخلاق سنوارنے کی کوشش کرے اور لوگوں کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملاقات کرے، چنانچہ

---

1 . . . انوار شمسیہ، ص۴۸ ملتقطاً

2 . . . تاریخ مشائخ چشت، ص۵۳۵ ملخصاً، انوار شمسیہ، ص۴۸ ملتقطاً

3 . . . سیرت حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی، ۱۵۸

مال سے لوگوں کو خوش نہیں کیا جا سکتا

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان عالیشان ہے: تم لوگوں کو اپنے اموال سے خوش نہیں کرسکتے لیکن تمہاری خندہ پیشانی اور خوش اخلاقی انہیں خوش کرسکتی ہے۔[1]

بہتر کون؟

حضرتِ سیّدنا عبداللہ بن عَمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہے۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں حسنِ اخلاق اپنانے کی خوب ترغیب دلائی جاتی ہے۔ آپ بھی تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت اور راہِ خدا میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سفر کیجئے اور شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مَدَنی انعامات پر عمل کیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

---

1 . . . شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، فصل فی طلاقة الوجه الخ، ۶/ ۲۵۴، حدیث: ۸۰۵۴

2 . . . بخاری، کتاب المناقب، باب صفة النبی صلی اللہ علیه واٰله وسلم، ۲/ ۴۸۹، حدیث: ۳۵۵۹

آپ کو دونوں جہاں کی ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہونگی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نماز باجماعت ادا فرماتے

حضرت خواجہ شمسُ الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شریعتِ مقدسہ کی اِتّباع اور پیروی میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسجد میں نماز باجماعت ادا فرماتے تھے مگر مسجد کے فرش پر اپنے لئے کوئی علیحدہ مصلیٰ نہیں بچھاتے تھے۔[1]

شیخُ الاسلام والمسلمین حضرت خواجہ قمرالدین سیالوی[2] رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

1... انوار شمسیہ، ص۴۸

2... آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت ماہِ جُمادی الاولیٰ ۱۳۲۴ھ مطابق 1906ء سیال شریف ضلع گلزار طیبہ (سرگودھا، پنجاب) میں ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قرآنِ پاک حفظ کرنے کے بعد فارسی اور عربی فنون کی کتب دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام سیال شریف میں مختلف اساتذۂ کرام سے پڑھیں، منطق وفلسفہ پڑھنے کے لئے مدرسہ صوفیہ اجمیر شریف چلے گئے پھر واپس دارالعلوم ضیاءِ شمس الاسلام سیال شریف آئے اور یہیں سے سندِ فراغت حاصل کی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت خواجہ ضیاء الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وفات کے بعد آستانۂ عالیہ سیال شریف کی مسندِ سجادگی کو رونق بخشتے ہوئے مسند نشین ہوئے۔ تحریکِ پاکستان میں آپ نے بڑا وقیع اور موثر کردار ادا کیا۔ آپ صاحبِ تصنیف بزرگ تھے آپ کی مشہور کتابیں التحقیق فی التطلیق، الجہاد، تقریرِ دلپذیر وغیرہ ہیں۔ آپ

فرماتے ہیں: پیر سیال غریب نواز (حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) نے زمانہ طالبِ علمی میں بھی کبھی تہجد کی نماز قضا نہیں کی۔[1]

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو آخری دنوں میں اس قدر کمزوری ہوگئی تھی کہ نماز میں سجدے سے اُٹھا نہیں جاتا تھا مگر پھر بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خادم کا سہارا لے کر نماز اور وظائف ادا فرماتے تھے اور ہر گز کوئی وظیفہ یا نماز قضا نہ ہوئی۔ حتی کہ وصال کے وقت تین بار پوچھا: کیا صبح طلوع ہو چکی ہے؟ جس وقت عرض کیا گیا کہ صبح طلوع ہو چکی ہے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فوراً دو رکعت فرض تیمم سے ادا فرمائے۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کو نماز سے کیسی محبت تھی اور نماز کا کس قدر اہتمام فرماتے تھے اس کا اندازہ اس روایت سے لگایا جاسکتا ہے، چنانچہ

شدید زخمی حالت میں نماز

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال

رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ۱۷ رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ مطابق 20 جولائی 1981ء کو ہوا، آپ کا مزار سیال شریف ضلع گلزار طیبہ (سرگودھا، پنجاب) میں ہے۔ (نور نور چہرے، ص۳۳۴تا۳۳۷ملتقطا)

1... سیرت حضرت شمس الدین سیالوی، ص۱۳

2... ملفوظات حیدری، ص۱۶۴ملخصا

محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب ”نماز کے احکام“ صفحہ 176 پر نقل فرماتے ہیں: جب حضرت سیّدنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر قاتلانہ حملہ ہوا تو عرض کی گئی: اے امیر المؤمنین! نماز (کا وقت ہے)، فرمایا: ”جی ہاں، سنئے! جو شخص نماز کو ضائع کرتا ہے اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔“ اور حضرت سیّدنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے شدید زخمی ہونے کے باوجود نماز ادا فرمائی۔ [1]

نماز کی اہمیت و فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی نماز کا دھیان رکھنا چاہئے۔ یاد رکھئے! ہر عاقل بالغ مسلمان پر روزانہ پانچ وقت کی نماز فرض ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 2 سورۂ بقرہ کی آیت 238 میں ارشاد فرماتا ہے:

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۗ وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ [2]

ترجمۂ کنز الایمان: نگہبانی کرو سب نمازوں اور بیچ کی نماز کی اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے۔

صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس آیت مبارکہ کے تحت لکھتے ہیں: یعنی پنجگانہ فرض نمازوں کو ان کے

1 ... کتاب الکبائر، ص ۲۲

2 ... پ ۲، البقرۃ: ۲۳۸

اوقات پر ارکان و شرائط کے ساتھ ادا کرتے رہو اس میں پانچوں نمازوں کی فرضیت کا بیان ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شریعت کے معاملے میں سختی فرماتے

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پابندِ شریعت تھے اور شریعت کے معاملہ میں کسی قسم کی نرمی برداشت نہ فرماتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا فرمان ہے: شرعی قوانین کی اہمیت اور بالادستی شک وشبہ سے بالاتر ہے اور حدودِ شرعی مطلق ہیں کسی کو ان سے راہِ فرار نہیں۔ آپ کے ملفوظات کے جامع سیّد محمد سعید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: میں نے ایک رِنّد (صوفی) سے سنا کہ جب تک نماز حقیقی یعنی وصال دوست نہ ہو تو اس وضو اور ظاہری نماز کا کیا فائدہ؟ خواجہ شمس العارفین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ایسے لوگ حقیقی نماز کے حصول کے گمان میں ظاہری نماز سے بھی محروم رہتے ہیں جو نمازِ حقیقی کی اصل بنیاد ہے اور یہ نہیں جانتے کہ خدا (عَزَّوَجَلَّ) نے ظاہری نماز فرض کی ہے پس جب کوئی آدمی شرعی آداب و شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے نماز پڑھتا ہے تو یقیناً بتدریج اسے نمازِ حقیقی کا درجہ حاصل ہو جائے گا۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایسی چِلّہ کشی کی بھی ممانعت فرمائی جو اسلام کے

1... تفسیر خزائن العرفان، البقرۃ، تحت الآیۃ:۲۳۸

مذہبی قانون سے متصادم ہو۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُن لوگوں کو ناپسند فرمایا کرتے تھے جو طریقت کا نام لے کر شریعت کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ماضی کے ملامتی (اولیائے کرام کی ایک قسم) شرعی حدود سے تجاوز نہیں کرتے تھے اور آج کے ملامتی شریعت کے باغی ہیں۔ (1)

پیٹ کا قفلِ مدینہ لگاتے

خواجہ شمس العارفین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت کم کھانا تناول فرماتے اور ہمیشہ پیاس کی تکلیف کو برداشت کرتے تھے۔ کبھی سیر ہو کر پانی نوش نہیں فرماتے تھے۔ جب تک تمام حاضرین میں لنگر تقسیم نہ ہو جاتا خود کھانا تناول نہ فرماتے تھے۔ (2)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی کوشش کرنی چاہئے کہ بھوک سے کم کھانے کی عادت اپنائیں کہ کم کھانا صحّت کیلئے مفید جبکہ زیادہ کھانے سے طبیعت بوجھل ہو جاتی، عبادت میں سُستی آتی، مِعدہ خراب ہوتا اور بعضوں کو موٹاپا آتا ہے۔ قَبض، گیس شوگر اور دل وغیرہ کی بیماریوں کا اِمکان بڑھتا ہے۔ چنانچہ

کھانا کتنا کھانا چاہئے؟

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا **فرمانِ صحّت**

1... المصطفٰی والمرتضٰی، ص۵۱۱ ملخصا

2... انوار شمسیہ، ص۴۸ ملخصا، سیرت حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی، ص۱۵۴

نشان ہے: ”آدمی اپنے پیٹ سے زیادہ بُرا برتن نہیں بھرتا، انسان کیلئے چند لقمے کافی ہیں جو اس کی پیٹھ کو سیدھا رکھیں۔ اگر زیادہ کھانا ضروری ہو تو تِہائی (۱/۳) کھانے کیلئے تہائی پانی کیلئے اور ایک تِہائی سانس کیلئے ہو۔“[1]

طریقت کی بنیاد بھوک ہے

حضرت ابو القاسم عبد الکریم قُشَیْرِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: طریقت کی بنیاد بھوک ہے کیونکہ صوفیائے کرام نے حکمت کے چشمے اسی کے ذریعے حاصل کیے ہیں۔[2]

بھوک میں علم و حکمت

حضرت عبد اللہ تُسْتَرِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دنیا کو پیدا فرمایا تو بھوک میں علم و حکمت کو اور شکم سیری میں جہالت اور گناہ کو رکھا۔[3]

حضرت سیِّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بعض صالحین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کا قول نقل فرماتے ہیں: ”اَلْجُوْعُ رَأْسُ مَالِنَا یعنی بھوک ہمارا سرمایہ ہے۔“ اس کے معنی یہ ہیں کہ ہمیں جو فراغت، سلامتی، عبادت، حلاوت، علم اور عملِ نافع وغیرہ

---

1 . . . ابن ماجہ، کتاب الاطعمة، باب الاقتصاد فی الاکل الخ، ۴/۴۸، حدیث: ۳۳۴۹

2 . . . انوار القدسیة فی معرفة قواعد الصوفیة، ص ۳۶

3 . . . انوار القدسیة فی معرفة قواعد الصوفیة، ص ۳۶

نصیب ہوتا ہے وہ سب بھوک کے سبب اور صبر کی برکت سے ہوتا ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مشکبار مدنی ماحول ہمیں بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِيْن کی یاد دلاتا ہے۔ اس ماحول میں آکر ہر ہر عضو کا قفلِ مدینہ لگانے کا ذہن بنتا ہے۔ دعوتِ اسلامی کی اصطلاح میں اپنے پیٹ کو حرام غذا سے بچانا اور حلال خوراک بھی بھوک سے کم کھانا پیٹ کا "قُفلِ مدینہ" کہلاتا ہے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی بھوک سے کم کھانے اور پیٹ کا قُفلِ مدینہ لگانے کی توفیق عطا فرمائے، آمین[2]

یاالٰہی پیٹ کا قفلِ مدینہ کر عطا ‍ ‍ ‍ ‍ از پئے غوث و رضا کر بھوک کا گوہر عطا

علمائے کرام اور ساداتِ عظام کی تعظیم فرماتے

خواجہ شمس العارفین رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه علمائے کرام اور ساداتِ عظام کی بہت تعظیم فرماتے تھے، طالبِ علموں اور درویشوں کو زیادہ عزیز رکھتے تھے۔ بزرگوں کی اولاد اگرچہ ناشائستہ کردار کیوں نہ ہوتی آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه ان کا لحاظ فرماتے تھے بلکہ اگر کوئی شخص کسی عناد (دشمنی) کے سبب بزرگوں کی اولاد سے فساد (جھگڑا) کرتا تو اس پر ناراضی کا اظہار فرماتے اور خلافِ عادات ان کی امداد

---

1 ... منہاج العابدین، الباب الثالث، الفصل الخامس فی البطن وحفظہ، ص ۹۸

2 ... بھوک کے مزید فضائل جاننے کے لیے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال، محمد الیاس عطّار قادری رضوی، ضیائی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کی مایہ ناز تالیف "پیٹ کا قفلِ مدینہ" کا مطالعہ کیجئے۔

فرماتے تھے۔ (1)

ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پیر و مرشد حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عرس مبارک کے موقع پر لنگر خانہ کی طرف جانے لگے تو راستے میں خلقت (لوگوں) کا ہجوم دیکھ کر آپ ٹھہر گئے، لوگوں نے فوراً دو طرف قطاریں بنالیں اور بیچ میں سے آپ کے لئے راستہ بنا دیا۔ اس میں سے گزرتے ہوئے آپ کی نظر مولانا معظم الدین مرولوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور حضرت خواجہ غلام حیدر علی شاہ جلال پوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور چند دیگر عُلَما پر پڑی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اشک بار آنکھوں کے ساتھ فرمایا: ''ہاتھ تو ہم بھی بہت سیّدوں اور عالموں کے ہاتھوں میں دے چکے ہیں، اب خدا سے امید ہے کہ ان بزرگوں کے طفیل اس عاجز پہ رحم و کرم فرمائے۔'' (2)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کی کیسی مدنی سوچ ہوا کرتی تھی کہ وہ خود اعلیٰ مراتب پر فائز ہونے کے باوجود علمائے کرام اور سادات کرام سے محبت فرماتے اور ان کی محبت کو اپنے لئے ذریعۂ نجات جانتے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی علمائے کرام کا ادب و احترام کرنے اور ساداتِ کرام کی تعظیم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حُبِّ سادات اے خدا دے واسطہ
اہلبیتِ پاک کا فریاد ہے

---

1 . . . انوار شمسیہ، ص۴۹ ملخصا

2 . . . برکاتِ سیال، ص۱۶ ملخصا

امیرِ اہلسنّت اور تعظیمِ سادات

یہ ایک فطری امر ہے کہ جس سے عشق ہوتا ہے اس سے نسبت رکھنے والی ہر چیز سے بھی محبت ہو جاتی ہے۔ محبوب کے گھر سے، اس کے درو دیوار سے، محبوب کے گلی کُوچوں سے بھی عقیدت کا تعلق قائم ہو جاتا ہے۔ پھر بَھلا جو عشقِ نبی صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم میں گم ہو وہ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی آل اور اَہلِ بیت سے محبت کیوں نہ رکھے گا۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه عشقِ نبی صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم میں فنا ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کو جہاں مدینہ پاک کے ذرے ذرے سے بے پناہ محبت ہے وہیں آپ دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه حضراتِ ساداتِ کرام کی تعظیم و توقیر بجالانے میں بھی پیش پیش رہتے ہیں۔ ملاقات کے وقت اگر امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کو بتادیا جائے کہ یہ سیّد صاحب ہیں تو بارہا دیکھا گیا ہے کہ آپ دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه نہایت ہی عاجزی سے سیّد زادے کا ہاتھ چوم لیا کرتے ہیں۔ ساداتِ کرام کے بچوں سے انتہائی محبت اور شفقت کرنا یہ آپ دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کا طرہ امتیاز ہے۔ کبھی کبھی کسی سیّد زادہ کو دیکھ کر امامِ اہلسنّت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کا یہ شعر جھوم جھوم کر پڑھنے لگتے ہیں:[1]

---

1 . . . تعارف امیر اہلسنت، ص ۶۱ ملخصا

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانا نور کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مسلمانوں کی خیر خواہی

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سیال شریف میں اپنا خانقاہی نظام اعلیٰ پیمانے پر قائم کیا اور سلسلۂ عالیہ چشتیہ نظامیہ کی خوب اشاعت فرمائی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہاں لنگر کا خاص اہتمام ہوتا تھا، تمام زائرین اور مسافروں کو کھانا لنگر خانے سے ملتا تھا، شہر کے مفلسوں اور بے کسوں کے لیے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے لنگر کے دروازے ہر وقت کھلے رہتے۔ قیام کا بھی بہت اچھا انتظام تھا۔ ہر آنے والے کو چارپائی اور بستر مہیا کیے جاتے تھے جو لوگ مستقل خانقاہ میں رہتے تھے ان کو کپڑے بھی دیئے جاتے تھے۔ [1]

کھانا کھلانے کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کے معمولات میں سے ہے کہ وہ بھٹکے ہوئے لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے، غریبوں، مسکینوں کی مدد فرماتے اور بھوکوں کو کھانا کھلاتے ہیں جو کہ بہت بڑے ثواب کا کام ہے۔ قرآن و

1... تاریخ مشائخ چشت، ص ۵۳۵، انوار شمسیہ، ص ۷۴ ملتقطا، المصطفیٰ والمرتضیٰ، ص ۵۰۶ ملخصاً

احادیث اور اقوالِ بزرگانِ دین میں غریبوں، ناداروں کو کھانا کھلانے کے بہت زیادہ فضائل بیان کیے گئے ہیں۔ چنانچہ

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عَمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ایک شخص نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا، اسلام کا سب سے بہترین عمل کونسا ہے؟ فرمایا: کھانا کھلانا اور (مسلمان کو) سلام کرنا خواہ تم اسے جانتے ہو یا نہ جانتے ہو۔[1]

ایک روایت میں یوں ارشاد فرمایا: جس نے بھوکے کو کھانا کھلایا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گیا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا۔[2]

فرمانِ غوث پاک

سرکارِ بغداد، حضورِ غوث پاک حضرت سیّدنا شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے اعمال میں غور و فکر کیا تو میں نے کھانا کھلانے سے افضل کسی عمل کو نہیں پایا، میری تمنا ہے کہ اگر دنیا (کی دولت) میرے ہاتھ میں ہوتی تو میں بھوکوں کو کھانا کھلا دیتا۔ مزید فرماتے ہیں: میرے ہاتھ میں کوئی چیز نہیں ٹھہرتی، اگر میرے پاس ہزار دینار آئیں تو رات ہونے تک ان میں سے ایک پیسہ بھی نہ بچے (غریبوں اور محتاجوں میں تقسیم کر دوں اور بھوکے لوگوں کو کھانا کھلا دوں۔)[3]

---

1 . . . بخاری، کتاب الایمان، باب اطعام الطعام من الاسلام، ۱ / ۱۶، حدیث: ۱۲

2 . . . مکارم الاخلاق، باب فضل اطعام الطعام، ص ۳۷۳، حدیث: ۱۶۴

3 . . . سیر اعلام النبلاء، الشیخ عبدالقادر الخ، ۱۵ / ۱۸۷، قلائد الجواہر، ص ۸ ملخصًا

ان کے در سے کوئی خالی جائے ہو سکتا نہیں
ان کے دروازے کھلے ہیں ہر گدا کے واسطے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شب و روز کے معمولات

حضرت خواجہ شمس العارفین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شب و روز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد میں گزرتے، زیادہ تر مجاہدۂ قلبی اور مراقبۂ باطنی میں مشغول اور مصروف رہتے، آدھی رات کے بعد اُٹھ کر بارہ رکعت نمازِ تہجد ادا فرماتے اور پھر ایک بار اسماءِ حسنٰی اور پانچ سو بار دعائے اِستغفار پڑھ کر مراقبہ میں مشغول ہو جاتے تھے۔[1]

اشراق کے نفل ادا فرماتے

نمازِ فجر کی ادائیگی کے بعد اوراد و وظائف فرماتے، پھر بارہ رکعت نوافل اشراق ادا فرماتے، اس کے بعد ملاقات کے لئے حاضرِ خدمت ہونے والے زائروں اور اِرادتمندوں سے ملاقات فرماتے۔ جو بیعت ہونا چاہتے انہیں بڑی عنایت سے بیعت فرما کر اوراد و ظائف سے مستفیض فرماتے۔[2]

نمازِ اِشراق کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نمازِ اِشراق کی بڑی برکتیں ہیں چنانچہ

1 . . . انوار شمسیہ، ص ۵۴ ملخصاً
2 . . . انوار شمسیہ، ص ۵۴ ملخصاً

نبیِٔ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو نمازِ فجر باجماعت ادا کرکے ذکرُ اللہ کرتا رہے یہاں تک کہ آفتاب بُلند ہوگیا پھر دو رکعتیں پڑھے تو اسے پورے حج و عمرہ کا ثواب ملے گا۔[1]

دوسری روایت میں ہے: جو شخص نمازِ فجر سے فارغ ہونے کے بعد اپنے مُصلّے پر بیٹھا رہا حتّٰی کہ اِشراق کے نفل پڑھ لے، اس دوران صرف خیر ہی بولے (یعنی بھلائی کے سوا کوئی گفتگو نہ کرے) تو اُس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔[2]

نمازِ اِشراق کا وقت

سورَج طُلُوع ہونے کے کم از کم بیس مِنَٹ بعد سے لے کر ضحوۂ کُبریٰ تک نمازِ اِشراق کا وَقت رہتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے اسلامی بھائیوں کو عطا کردہ 72 مدنی انعامات میں سے مدنی انعام نمبر ١٩ ''کیا آج آپ نے نمازِ تہجد، اشراق و چاشت اور اوابین ادا فرمائی؟'' پر عمل

1 . . . ترمذی، کتاب السفر، باب ذکر مایستحب من الجلوس فی المسجد الخ، ٢/١٠٠، حدیث: ٥٨٦

2 . . . ابوداود، کتاب التطوع، باب صلاۃ الضحی، ٢/٤١، حدیث: ١٢٨٧

کی نیّت فرمالیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تصوف کی کُتُب سے شَغَف

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو تصوف کی کُتُب سے خاص شَغَف (لگاؤ) تھا چنانچہ دوپہر کے وقت کھانا پیش کیا جاتا تو تناوُل فرما کر کچھ دیر آرام فرماتے اور کوئی تصوف کی کتاب مطالعہ کے لئے پیشِ نظر رکھتے۔[1]

نوافل کی عادت

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا معمول تھا کہ نمازِ مغرب کے بعد چھ رکعت نفل اوابین ادا کرتے اور پھر اوراد و وظائف میں مشغول ہو جاتے۔ عشا سے پہلے کچھ غذا تناول فرماتے پھر نمازِ عشا ادا فرماتے۔[2]

تلاوتِ قرآن سے محبت

نماز عشا کی ادائیگی سے فارغ ہو کر ایک ہزار مرتبہ درود شریف، ایک بار سورۂ مُلک اور ایک مرتبہ سورہ یٰسین کی تلاوت فرماتے اور پھر باطنی شُغل (ذکر و فکر) میں مشغول ہو جاتے، الغرض آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دن، رات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد

---

1 . . . انوار شمسیہ، ص ۵۴ ملخصاً
2 . . . انوار شمسیہ، ص ۵۵ ملخصا

میں مُسْتَغْرَق رہتے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! احادیثِ مبارکہ میں روزانہ ایک ہزار درود پاک اور سونے سے پہلے سورۂ مُلک پڑھنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے چنانچہ

ہزار مرتبہ درود پاک پڑھنے کی فضیلت

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: ”جس نے مجھ پر دن میں ایک ہزار مرتبہ دُرُود پاک پڑھا، وہ مرے گا نہیں جب تک جنّت میں اپنا ٹھکانہ نہ دیکھ لے۔“[2]

سورۂ ملک کی تلاوت کی فضیت

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ جب بندہ قبر میں جائے گا تو عذاب اس کے قدموں کی جانب سے آئے گا تو اس کے قدم کہیں گے تیرے لئے میری طرف سے کوئی راستہ نہیں کیونکہ یہ رات میں سورۂ مُلک پڑھا کرتا تھا۔ پھر عذاب اس کے سینے یا پیٹ کی طرف سے آئے گا تو وہ کہے گا کہ تمہارے لئے میری جانب سے کوئی راستہ نہیں کیونکہ یہ رات میں سورۂ مُلک پڑھا کرتا تھا، پھر وہ اس کے سر کی طرف آئے گا تو سر کہے گا کہ تمہارے لئے میری طرف سے کوئی راستہ نہیں کیونکہ یہ رات میں سورۂ مُلک پڑھا کرتا تھا۔ تو یہ سورت

---

1 ... انوار شمسیہ، ص ۵۴ ملخصا

2 ... الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعا، الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی، ۲/۳۲۶، حدیث: ۲۵۹۱

روکنے والی ہے، عذابِ قبر سے روکتی ہے۔ [1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں بھی فرائض وواجبات اور سنّتوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ نمازِ تہجد، اشراق وچاشت اور اوابین کی ادائیگی کا ذہن دیا جاتا ہے نیز درود پاک پڑھنے اور رات کو سوتے وقت سورۂ مُلک کی تلاوت اور دیگر اوراد و وظائف کی بھی ترغیب دلائی جاتی ہے۔ **شیخِ طریقت،** امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه نے اسلامی بھائیوں کو جو 72 مدنی انعامات بصورتِ سوالات عطا فرمائے ہیں ان میں سے مدنی انعام نمبر ۳ ”کیا آج آپ نے نمازِ پنجگانہ کے بعد نیز سوتے وقت کم از کم ایک بار آیۃ الکرسی، سورۃ الاخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا پڑھی؟ نیز رات میں سورۃ الملک پڑھ یا سن لی؟“ اور ”مدنی انعام نمبر ۵ ”کیا آج آپ نے اپنے شجرے کے کچھ نہ کچھ اوراد اور کم از کم ۳۱۳ بار درود شریف پڑھ لئے؟“ بھی ہیں آپ بھی عمل کی نیّت فرمالیجئے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں ”اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش“ کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . مستدرک، کتاب التفسیر، باب المانعۃ من عذاب القبر سورۃ الملک، ۳/ ۳۲۲، حدیث: ۳۸۹۲

دینی خدمات

حضرت خواجہ شمس العارفین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آسمانِ علم و عرفان پر مہر و ماہ بن کر چمکے ، مسندِ رشد وہدایت بچھائی، علم کے پیاسوں کے لئے درس گاہ قائم فرمائی، ظاہری و باطنی عُلُوم کے دروازے کھول دیئے، خلقِ خدا پروانہ وار آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی، تسکینِ دل وجان اور منزلِ مراد پائی، آپ نے رشد وہدایت کا پیغام اعلٰی پیمانے پر خواص و عوام تک پہنچایا، اپنے روحانی فیض و کمال سے ایک عالَم کو سیراب کیا، بے شمار مریدین کو دَرَجۂ کمال تک پہنچایا، حضرت سیّد غلام حیدر شاہ جلالپوری اور حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا آپ کے مشہور خلفاء میں سے ہیں۔[1]

درسگاہ کی بنیاد

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ۱۲۵۷ھ مطابق 1842ء میں اپنے علاقے سیال شریف میں ایک بہت بڑی درس گاہ کی بنیاد رکھی جس میں اس وقت کے اکابر علماء کو درس و تدریس کے لئے بلوایا گیا اورآپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خود اس کی سرپرستی فرماتے تھے۔[2]

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا زیادہ تر وقت آنے والے مریدین ومعتقدین کی تربیت و اصلاح میں گزرتا تھا۔ انہی مصروفیات کے باعث آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

---

1 ... تذکرہ اکابرِ اہلِ سنت، ص۱۷۷ ملخصا، سیرت حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی، ص۱۵۳ ملخصًا

2 ... سیرت حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی، ص۱۵۳ ملخصًا، تذکرہ علماء ومشائخ پاکستان وہند، ۱/ ۲۶۲ ملخصا

تصنیف و تالیف کا کام نہیں کر سکے۔ البتہ آپ کے ارشادات اور ملفوظات آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مرید و خلیفہ حضرت مولانا سید محمد سعید شاہ حسینی زنجانی حنفی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مرآۃ العاشقین کے نام سے مرتب کیے ہیں۔[1]

وصیت نامہ

حضرت خواجہ شمس الدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے وصال سے 39 دن پہلے اپنی وفات کی خبر دے دی تھی، ۱۵ محرم ۱۳۰۰ھ کو بروز سوموار (پیر) بوقت چاشت آپ نے صاحبزادہ محمد دین سیالوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اپنے پاس بلایا اور اپنے سامنے بٹھا کر فرمایا: اے فرزندِ ارجمند! دنیا کے گوناگوں حالات مجھے پیش آئے ہیں، میرے دادا بزرگوار کئی دیہات میں اراضی اور جائیداد رکھتے تھے، ان کے پاس مال مویشی اور بہت کچھ ساز و سامان تھا، اسی طرح میرے والد صاحب بھی فارِغُ البال تھے۔ جب میں نے حضرت تونسوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بیعت کی تو میرے پاس ظاہری اسباب روز بروز گھٹتے گئے، چنانچہ کبھی مجھے روٹی مل جاتی اور کبھی سات سات دن فاقے سے گزار دیتا تھا، لیکن میں نے کبھی کسی کے سامنے اپنی فاقہ کشی کا راز فاش نہ کیا، اس وقت خدا کے فضل سے میرے پاس دنیا کی تمام چیزیں اور کئی ہزار روپے نقد موجود ہیں، میں اراضی اور دنیوی ساز و سامان مہیا کر سکتا تھا، لیکن ہمیں

1... تذکرہ علماء و مشائخ پاکستان و ہند، ۱/ ۶۳ ملخصا

اس فانی دنیا سے محبت نہیں۔[1]

مشائخ کا ورثہ

آپ نے فرمایا: البتہ دو چیزیں جو ہمارے مشائخ کا ورثہ ہیں، مجھے عزیز ہیں ایک درویشوں کی محبت دوسری شیخ کی اطاعت، یہ دونوں امور اِس وقت تک خدا کے فضل سے بخوبی انجام پاتے رہے ہیں۔[2]

مجھ پر کوئی قرض نہیں

آپ نے فرمایا: جب حضرت خواجہ تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ واصل بحق ہوئے تھے تو درویشوں کے خرچ کی مد میں چند ہزار روپے قرض رہ گیا، خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں قرضے سے محفوظ رکھا اور درویشوں اور مہمانوں کے اخراجات کے علاوہ چند ہزار روپے بچ رہے ہیں۔[3]

ظاہری جائیداد کی ضرورت نہیں

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کچھ رقم عطا کرتے ہوئے فرمایا: یہ رقم تم تینوں بھائی آپس میں تقسیم کرلینا اور کچھ نقدی درویشوں اور مہمانوں پر خرچ کرنا۔ صاحبزادہ دین محمد سیالوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کیا کہ اس رقم اور ظاہری

1 ... مرأۃ العاشقین مترجم، ص۲۹۰ ملخصاً
2 ... مرأۃ العاشقین مترجم، ص۲۹۰ ملخصاً
3 ... مرأۃ العاشقین مترجم، ص۲۹۱ ملخصاً

جائیداد کی کیا ضرورت ہے، اصلی نعمت جو پیرانِ عظام سے سینہ بہ سینہ پہنچی ہے وہ عنایت فرمائیں، فرمایا: اے فرزند! یہ ترکہ لے لو وہ نعمت بھی خدا تعالیٰ عنایت فرمائے گا۔ [1]

چار چیزوں پر استقامت کی وصیت

فرمایا: چار چیزوں پر استقامت پیدا کرنا، تَوَکُّل، تسلیم، صبر اور قناعت۔ [2]

پیر سے محبت کا ایک انداز

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وصیتیں فرما رہے تھے کہ صاحبزادہ محمد الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی کہ ہم چاہتے ہیں کہ آپ کی عمر چالیس سال اور بڑھ جائے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قدرے سکوت کے بعد فرمایا: اے فرزند! کوئی اعتبار نہیں کہ میری عمر چالیس دن تک بھی باقی ہو، کیونکہ میں نے خدا تعالیٰ سے دعا مانگی ہے کہ میری عمر خواجہ تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عمر کے برابر ہو، پس معلوم ہوا کہ میری عمر خاتمے کو پہنچ چکی ہے کیونکہ اسی صفر کے مہینے میں میرے شیخ کا وصال ہوا تھا۔ [3]

کئی راز بتانا چاہتا ہوں لیکن

صاحبزادہ محمد الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آپ کی باتیں سن کر دھاڑیں مار

1... مراٰۃ العاشقین مترجم، ص ۲۹۱ ملخصًا
2... مراٰۃ العاشقین مترجم، ص ۲۹۱ ملخصًا
3... مراٰۃ العاشقین مترجم، ص ۲۹۱ ملخصًا

مار کر رونے لگے تو خواجہ شمس العارفین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بیٹا! میں تمہیں کئی راز بتانا چاہتا ہوں، لیکن تمہارا حوصلہ تنگ ہے کیونکہ تم اتنی سی گفتگو سے ہی رو پڑے، حالانکہ یہ میری سرسری سی گفتگو تھی، دنیوی زندگی کا کچھ اعتبار نہیں، کیونکہ "کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ"[1] ہر آدمی نے شربتِ وَصْل (موت کا مزہ) چکھنا ہے، پھر فرمایا: اے فرزند! میں نے یہ وصیت کی باتیں کم اس لیے کہی ہیں کہ افسوس ہے اس آدمی پر جو مرتے وقت محبوبِ حقیقی سے روگردانی کرکے اپنے دوستوں اور بیٹوں کے ساتھ مصروفِ گفتگو ہو اور اولاد کو مال و املاک کی وصیت کرتا رہے، پھر فرمایا: اے فرزند! مال اور اولاد آزمائش ہے، خدا نے فرمایا ہے: "اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ"[2] (ترجمۂ کنزالایمان: تمہارے مال اور تمہارے بچّے جانچ (آزمائش) ہی ہیں)۔[3]

فرائض کی پابندی کی وصیت

فرمایا: اے فرزند! اگر مُستحبّات پر تمہیں قدرت نہ ہو تو فرائض میں ضرور مشغول رہنا تاکہ سعادتِ دارین پاسکو۔[4]

---

1 ... پ ۴، اٰل عمرٰن: ۱۸۵

2 ... پ ۲۸، التغابن: ۱۵

3 ... مرأۃ العاشقین مترجم، ص ۲۹۱ ملخصًا

4 ... مرأۃ العاشقین مترجم، ص ۲۹۱ ملخصًا

صاحبزادہ کو تونسہ شریف روانہ کیا

فرمایا: اے فرزند! سجادہ نشین پیر پٹھان حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں تمہارا جانا ضروری امر ہے، صاحبزادہ محمد الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: آپ کا ہر فرمان بسَر و چَشم، لیکن ان باتوں سے میرا دل غمگین ہوا ہے اور میں سخت پریشان ہوا ہوں، فرمایا: خدا جس طرح چاہتا ہے کرتا ہے۔ بعد ازاں صاحبزادہ فضل الدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف دیکھا اور فرمایا: تونسہ شریف جانے کے متعلق تمہاری کیا مرضی ہے؟ انہوں نے عرض کی: جو آپ فرمائیں، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے شفقت سے اپنا بازو ان کی گردن پر رکھا اور فرمایا: میری خواہش تو یہ ہے کہ تم میرے پاس رہو، پھر صاحبزادہ محمد الدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو تونسہ شریف روانہ کیا اور فرمایا: میری حالت کو تو تم جانتے ہی ہو، جلدی واپس آنا، خواجہ محمد الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جلد واپس لوٹنے کا وعدہ کرکے تونسہ شریف روانہ ہوگئے۔ [1]

زندگی کے آخری ایام

۱۸ صفر المظفر ۱۳۰۰ھ بروز ہفتہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تہجد کی نماز سے فارغ ہوئے تو آپ کو بخار کا عارضہ لاحق ہوگیا، کئی قسم کی دوائیں دی گئیں لیکن فائدہ نہ ہوا، حتی کہ ضعفِ بدن انتہا کو پہنچ گیا، صاحبزادہ محمد الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

1... مرآۃ العاشقین مترجم، ص ۲۹۲ ملخصاً

منگل ۲۱ صفر المظفر کو تونسہ شریف سے واپس آئے اور خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مزاج پرسی کی، آپ نے حسبِ مقدور گفتگو کی اور خواجہ تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صاحبزادگان اور درویشوں کے حالات دریافت کیے۔ صاحبزادہ محمد الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کچھ دوائیں لائے تھے آپ نے وہ خدمت میں پیش کیں اور ایک گولی روزانہ کھلانی شروع کی لیکن بخار بدستور برقرار رہا۔[1]

وظائف کی اجازت

صاحبزادہ فضل الدین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک رُقعہ پیش کیا اور وظائف پڑھنے کی اجازت چاہی مگر آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ دوبارہ رقعہ پیش کیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنا ہاتھ صاحبزادہ صاحب موصوف پر رکھا اور فرمایا: تمہیں ہمارے تمام وظائف کی اجازت ہے۔[2]

صحتیابی کے لئے دعائیں

اکیس صفر المظفر کو آپ کی صحت کے لیے ایک ختم قرآن پڑھا گیا، بائیس صفرُ المظفر کو ایک لاکھ درود شریف پڑھا گیا، ایک بکری اور کچھ غلہ صدقے کے طور پر مسکینوں میں تقسیم کیا گیا۔[3]

تیئس صفر المظفر کو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت مولانا معظم الدین

1 ... مرأۃ العاشقین مترجم، ص۲۸۷ ملخصًا
2 ... مرأۃ العاشقین مترجم، ص۲۸۷ ملخصًا
3 ... مرأۃ العاشقین مترجم، ص۲۸۷ ملخصًا

مر ولوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مخاطب کر کے فرمایا: کچھ لکھو۔ انھوں نے صاحبزادگان کی طرف سے لکھا مہمان اور غلام (مریدین) حصولِ سعادت اور مطلبِ کونین پانے کے لیے یہاں آتے ہیں اور آتے رہیں گے، انہیں وظیفہ بتانا اور انہیں روٹی کھلانا ضروری امر ہے، لہٰذا کسی صاحبزادہ پر کرم کی نظر فرمائیں تاکہ اس خاندان کا سلسلۂ ارشاد اور لنگر قیامت تک جاری رہے۔ رقعہ پڑھنے کے بعد آپ نے کچھ جواب نہ دیا، دوبارہ پیش کیا گیا تو آپ نے دیکھ کر ہاتھ اٹھائے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا فرمائی۔[1]

وصال کی رات صاحبزادہ **فضل الدین** رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: دعا فرمائیں کہ خدا کی محبت حاصل ہو، آپ نے دعا فرمائی مگر نقاہت (کمزوری) کی وجہ سے آپ کے الفاظ سمجھے نہ جاسکے، اس کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے صاحبزادہ **فضل الدین** رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آنکھوں سے آنسو پونچھے اور سر پر دستِ شفقت پھیرا، صاحبزادہ **فضل الدین** رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: اس مسکین کو فیوضاتِ رحمانی میں سے کوئی چیز عنایت ہو، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہاتھ کے اشارے سے حضرت خواجہ **اللہ بخش تونسوی** رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف رہنمائی کی کہ وہیں جایا کرو۔[2]

وصال مبارک

پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حاضرین کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا کہ صبح

1... مرآۃ العاشقین مترجم، ص۲۸۸ ملخصاً
2... مرآۃ العاشقین مترجم، ص۲۸۸ ملخصاً

طلوع ہوگئی ہے یا نہیں؟ دو تین مرتبہ آپ نے اس طرح اِستفسار کیا، پھر پوچھا، مہینے کی تاریخ اور دن کونسا ہے؟ کسی نے عرض کی: دن جمعۃ المبارک اور صفر المظفر کی ۲۴ تاریخ ہے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہاتھ میں تسبیح پکڑ کر چند مرتبہ درود شریف پڑھا اور جب صبح طلوع ہوئی تو نمازِ فجر اشارے کے ساتھ پڑھ کر ذکر و اذکار میں مشغول ہوگئے، پھر مجلس نشینوں کی طرف رخصتی کی نظر کے ساتھ دیکھا اور اپنا چہرہ بیتُ اللہ شریف کی طرف کرلیا، پھر جسم مبارک میں کچھ جُنبش پیدا ہوئی اور وصال کی علامت ظاہر ہوئی، تمام صاحبزادگان اور درویش بے اختیار گریہ و زاری کرنے لگے، ایک لمحے کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک سانس بھری اور جان جانِ آفرین کے سپرد کردی۔[1]

تجہیز و تکفین

سورج نکلتے ہی تجہیز و تکفین کی تیاریاں شروع ہوگئیں۔ صاحبزادگان، درویشوں اور دوستوں کے مشورے سے باغیچے کے جنوب مغربی کونے میں تخت پوش رکھ کر غسل کی تیاری کی گئی اور بعض خاص آدمی مثلاً حضرت مولانا معظم الدین مرولوی، حضرت مولانا غلام فرید پھروکہ، حافظ محمد پھروکہ اور دیگر اہلِ علم حضرات غسل کے لیے مقرر ہوئے، زوال کے بعد غسل مکمل ہوا اور کفن پہنایا گیا۔[2]

---

1 ... مراۃ العاشقین مترجم، ص۲۸۹ ملخصًا

2 ... مراۃ العاشقین مترجم، ص۲۸۹ ملخصًا

نمازِ جنازہ

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے جسدِ مبارک کو آپ کے حجرے کے قریب رکھا گیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مرید و خلیفہ حضرت مولانا معظم الدین مرولوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جنازہ پڑھایا۔ بے شمار مُعْتَقِدِین اور ہزاروں افراد نے نمازِ جنازہ میں شرکت کی۔ نمازِ جنازہ کے بعد ظہر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی گئی، پھر جسدِ مبارک کو قبر میں اتارا گیا اور عصر کی نماز تک تدفین کا کام مکمل ہوا، اس کے بعد اکثر لوگ رخصت ہوئے اور بعض خاص آدمی وہیں ٹھہر گئے۔ (1)

مزار شریف

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مزار پر انوار سیال شریف ضلع گلزارِ طیبہ (سرگودھا) صوبہ پنجاب پاکستان میں مَرجَعِ خَلائق ہے۔ (2)

عرس مبارک

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عرس مبارک ہر سال ۲۲، ۲۳، ۲۴ صفرُ المظفر کو آستانہ عالیہ سیال شریف میں منعقد ہوتا ہے جس میں ہزاروں ارادت مند ملک و بیرون ملک سے حاضر ہو کر فیضیاب ہوتے ہیں۔ (3)

---

1 . . . مرأۃ العاشقین مترجم، ص۲۸۹ ملخصاً
2 . . . سیرت حضرت شمس الدین سیالوی، ص۱۵۸، سیرت حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی، ص۱۵۶
3 . . . سیرت حضرت شمس الدین سیالوی، ص۱۵۸

آپ کی اولاد

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے تین صاحبزادے تھے جن کے نام یہ ہیں: صاحبزادہ محمد الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، صاحبزادہ محمد فضل الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور صاحبزادہ شجاع الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وصال کے بعد آپ کے بڑے صاحبزادے خواجہ محمد الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سجادہ نشین مقرر ہوئے۔[1]

آپ کے خلفاء

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ساری زندگی رُشد و ہدایت کا پیغام اعلیٰ پیمانے پر عوام و خواص تک پہنچایا اور بے شمار مریدین کو دَرَجۂ کمال تک پہنچایا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مرید و خلیفہ حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے شیخ علمِ طریقت کے مجتہد اور مجدد تھے، مزید فرماتے ہیں: سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ کی اشاعت جس قدر حضرت اعلیٰ سیالوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے وقت میں کی اس کی مثال ملنا مشکل ہے۔ آپ کے ارادت مندوں کی تعداد لاکھوں تک پہنچی ہوئی ہے اور سلسلہ خلفاء بھی بہت طویل ہے۔[2]

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ۳۵ خلفاء تھے، جن میں سے چند مشہور خلفاء یہ ہیں:

(۱) صاحبزادہ حضرت خواجہ محمد الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (۲) حضرت

1 . . . سیرت حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی، ص۱۵۶

2 . . . مہر منیر، ص۹۷ ملتقطا

پیر غلام حیدر شاہ جلالپوری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه (۳) حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه (۴) حضرت علامہ پیر معظم الدین مرولوی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه (۵) حضرت مولانا عبد الحفیظ سلیمانی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه [1] (۶) استاذ العلماء حضرت مولانا غلام قادر بھیروی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه۔

حضرت خواجہ محمد الدین سیالوی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کا مختصر تذکرہ

حضرت خواجہ محمد الدین سیالوی (ثانی غریب نواز) رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی ولادت باسعادت ۱۲۵۳ھ مطابق 38-1837ء میں سیال شریف ضلع گلزارِ طیبہ (سرگودھا پنجاب) میں ہوئی۔ ابتدائی فارسی کُتُب اپنے والد محترم سے پڑھیں، پھر کچھ عرصہ مولانا محمد سلیمان اور مولانا فتح محمد آف سلیانہ ضلع جھنگ سے علمی استفادہ کیا، اعلیٰ (آخری) درجات کی کتب اور تکمیلی مرحلہ حضرت خواجہ معظم الدین مرولوی (خلیفہ خواجہ شمس الدین سیالوی) سے طے فرمایا۔ حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے وصال کے بعد آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه تونسہ شریف خواجہ اللہ بخش تونسوی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انھوں نے آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو خرقۂ خلافت سے نوازا۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے اپنے دورِ سجادگی میں آستانِ جنت نشان سیال شریف کے علمی، روحانی اور تربیتی پروگراموں کو پوری دل جمعی سے آگے بڑھایا، آپ کے دورِ سجادگی میں مہمان خانے تعمیر ہوئے، لنگر خانوں میں وسعتیں

1 . . . تاریخ مشائخ چشت، ص ۵۳۶

آئیں، سیال شریف کی قدیم مسجد اور بلند و بالا مجلس خانہ آپ کے حسنِ ذوق کی آئینہ دار عمارات ہیں۔ آپ کے خلفاء میں آپ کے بیٹے حضرت خواجہ محمد ضیاء الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، حضرت مولانا محمد ذاکر بگوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (بھیرہ شریف) حضرت پیر سید غلام فرید شاہ کاظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (خواجہ آباد، میانوالی) حضرت پیر سید غلام نصیر الدین شاہ کاظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (خواجہ آباد، میانوالی) اور دیگر حضرات شامل ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ۲ رجب المرجب ۱۳۲۷ھ مطابق 20 جولائی 1909ء کو وصال فرمایا اور والد ماجد حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پہلو میں آرام فرما ہوئے۔[1]

حضرت پیر غلام حیدر شاہ جلالپوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مختصر تذکرہ

حضرتِ اعلیٰ پیر سیّد غلام حیدر علی شاہ جلالپوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادت باسعادت ۳ صفر المظفر ۱۲۵۴ھ مطابق 1838ء کو جلالپور شریف (تحصیل پنڈ دادخان ضلع جہلم) میں ہوئی۔ دسویں پشت میں آپ کا سلسلہ نسب حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سیّد حسین سہروردی بخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے جا ملتا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد ماجد جمعہ شاہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہایت عبادت گزار، منکسر المزاج اور متوکل بزرگ تھے، والدہ ماجدہ ضلع گجرات (پنجاب، پاکستان) کے مشہور بزرگ سیّد غلام شاہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صاحبزادی تھیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا بھی عبادت

1 . . . تذکرہ اکابرِ اہلسنت، ص ۴۳۸ تا ۴۴۰ ملخصا، المصطفیٰ والمرتضیٰ، ص ۵۲۹ تا ۵۳۳ ملخصا

گزار اور صالحہ خاتون تھیں۔ حضرت غلام حیدر شاہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پانچ، چھ سال کی عمر سے ہی نماز، روزے کی پابندی فرماتے تھے اور اتنی چھوٹی سی عمر میں سخت گرمی کے موسم میں بھی روزے رکھتے تھے۔ جب کچھ ہوش سنبھالا تو سب سے پہلے قرآن پاک کی تعلیم حاصل کی پھر جید علمائے کرام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور علمی استفادہ کیا۔ ۷ ارجب المرجب ۱۲۷۱ھ کو حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دست مبارک پر بیعت ہوئے۔ بیعت ہو جانے کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا یہ دستور تھا کہ ہر دسویں دن پیر و مرشد کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے، چھٹی مرتبہ جب شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انھوں نے آپ کو خرقۂ خلافت سے نوازا اور اجازتِ بیعت سے سرفراز فرمایا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خواجہ شمس العارفین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پہلے خلیفہ ہیں۔ آپ کو اپنے پیر و مرشد سے بے پناہ محبت تھی، اتنا ادب کرتے تھے کہ شیخ کے سامنے بولنے کی بھی ہمت نہ ہوتی تھی، ایک مرتبہ پیر و مرشد کے نام ایک منظوم مکتوب لکھا مگر ادب کی وجہ سے شیخ کی خدمت میں پیش نہ کر سکے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اخلاق نہایت اعلیٰ تھا، عاجزی و انکساری آپ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، غریبوں کی طرف خاص توجہ فرماتے تھے اور کبھی کسی کے لیے بد دعا نہ فرماتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ۶ جمادی الثانی ۱۳۲۶ھ کو ہوا، مزارِ پُرانوار جلالپور شریف (ضلع جہلم) میں مَرجَعِ خَلائق ہے۔ [1]

1 ... تاریخ مشائخ چشت، ص۵۳۸ ملتقطا

حضرت پیر مہر علی شاہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مختصر تذکرہ

ماہِ شریعت ، مہرِ طریقت، حضرت سیِّدُنا پیر مہر علی شاہ گولڑوی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یکم رمضان المبارک ۱۲۷۵ھ مطابق 1859ء بروز پیر گولڑہ شریف ضلع راولپنڈی (پنجاب، پاکستان) میں پیدا ہوئے، آپ کا سلسلہ نسب ۲۵ واسطوں سے حضرت سیدنا غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم اور ۳۶ واسطوں سے حضرت سیّدنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تک پہنچتا ہے۔[1] آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہایت ذہین وفطین تھے، قُوتِ حافظہ کا یہ عالم تھا کہ ناظرہ قرآنِ پاک پڑھنے کے دوران آپ روزانہ کا سبق زبانی یاد کرلیا کرتے اور بغیر دیکھے ہی سُنا دیا کرتے تھے حتی کہ جب ناظرہ مکمل ہوا تو اس وقت آپ کو پورا قرآنِ پاک حفظ ہو چکا تھا۔[2] قُرآنِ مجید پڑھنے کے بعد آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مشہور اساتذہ سے مختلف عُلوم و فُنون کی کتابیں پڑھیں۔ مطالعہ کا اِس قدر شوق تھا کہ بسا اوقات موسمِ سرما کی طویل راتوں میں عشا کی نماز کے بعد مطالعہ کرنے بیٹھتے تو پڑھتے پڑھتے صبح کی اذان ہو جاتی[3] آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سلسلہ عالیہ چشتیہ میں حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئے اور خلافت واجازت سے مُشرّف ہوئے۔ اس سے پہلے اپنے

---

1 ... تذکرہ اکابر اہلسنت، ص۵۳۶

2 ... مہر منیر، ص۶۵، ملخصاً

3 ... مہر منیر، ص۷۰، ملخصاً

والد گرامی کے ماموں حضرت پیر سیّد فضل دین قادری رزاقی عَلَيْهِ رَحمَةُ اللهِ الْكَافِی سے بھی آپ کو سلسلہ عالیہ قادریہ میں خلافت حاصل تھی۔[1] آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے کئی کُتُب بھی تصنیف فرمائی ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:(1)سیفِ چشتیائی(2)شَمْسُ الْهِدَایَة(3)تَحْقِیْقُ الْحق(4)اَلْفُتُوحَاتُ الصَّمَدِیَّة (5)اِعْلَاءُ کَلِمَةِ اللهِ فِی بِیَانِ مَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ الله(6)فتاویٰ مہریہ۔[2] آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے بروز منگل ۲۹ صفر المظفر ۱۳۵٦ھ مطابق 11 مئی 1937ء کو وصال فرمایا، مزار پُرانوار گولڑہ شریف ضلع اسلام آباد میں مَرجَعِ خَلائِق ہے۔[3][4]

حضرت علامہ پیر معظم الدین مرولوی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کا مختصر تذکرہ

جامعِ علومِ معقول و منقول حضرت خواجہ معظم الدین مرولوی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کی ولادت باسعادت ۱۲۴۷ھ مطابق 1832ء کو موضع مرولہ (معظم آباد) تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا میں ہوئی۔[5] آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کے والد ماجد کا نام میاں محمد یار تھا جو آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کے بچپن میں ہی انتقال فرما گئے تھے۔

1... تذکرہ اکابر اہلسنت، ص۵۳٦، بتغیر قلیل

2... تذکرہ اکابر اہلسنت، ص۵۳٦

3... مہر منیر، ص۳۳۵، ملخصاً

4... حضرت سیّدنا پیر مہر علی شاہ گولڑوی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کی سیرت کا مطالعہ کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ "فیضان پیر مہر علی شاہ" کا مطالعہ فرمائیں۔

5... نفحات معظمیہ، ص۲۰

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ابتدائی تعلیم حفظ قرآن اور تجوید و قرأت اپنے ماموں محمد امین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نگرانی میں مکمل فرمائی۔ پھر آپ کے ماموں جان نے آپ کو شمس العارفین حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں پیش کر کے بیعت کروایا۔ حضرت خواجہ شمس العارفین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بیعت کرنے کے بعد فرمایا: "معظم الدین علم حاصل کرو"۔ چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تعمیلِ ارشاد میں حصولِ تعلیم کے لئے گھر کو خیر باد کہہ کر مرکز اولیا لاہور پہنچے اور ایک مدرسہ میں زیرِ تعلیم رہے۔ وہاں سے بمبئی کے لئے رختِ سفر باندھا اور کئی سال تک وہیں علم حاصل فرمایا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خود فرماتے ہیں: میں نے اٹھارہ سال کا عرصہ کمال عرق ریزی سے تحصیل علوم دینیہ میں صَرف کیا اور اس قدر مطالعہ میں استغراق پیدا کیا کہ اخیر کے دو سال اکثر عشا کے بعد نمازِ فجر تک ساری رات مطالعہ میں گزر جاتی اور لذتِ مطالعہ کے باعث وقت گزرنے کا پتہ ہی نہ چلتا، اذانِ فجر سننے سے تعجب ہوتا کہ ابھی تو نماز عشا پڑھی تھی اور ابھی صبح ہو گئی۔ مدرسہ کی انتظامیہ نے آپ کے لئے یومیہ ایک پیسہ وظیفہ مقرر کیا ہوا تھا جسے آپ اس طرح خرچ کرتے کہ نصف پیسے سے بُھنے ہوئے چنے اور نصف پیسے کا چراغ کے لئے تیل خرید لیتے۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حج کے لئے روانہ ہوئے ۱۲۸۱ھ میں حجازِ مقدس پہنچے اور حج بیتُ اللہ کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے ،اس کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے

قُسطَنطِینِیَّہ، عراق، مصر، شام، فلسطین اور ایران کا سفر کیا اور پھر حرمین شریفین حاضر ہوئے اور مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں درسِ حدیث کی خدمت سرانجام دی۔ شیخُ الحرمین شیخ جمال بن عبد اللہ حنفی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف سے آپ کو ۱۲۸۴ھ میں حدیث کی سند فضیلت عطا ہوئی۔ ۱۲۸۵ھ کو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ واپس سیال شریف تشریف لے آئے اور پیر و مرشد کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دربار عالیہ سیال شریف کی اہم خدمات آپ کے سپرد فرمادیں جن میں صاحبزادوں کی تعلیم و تربیت، نماز پنجگانہ کی امامت، طلبا کا درس، مثنوی مولانا روم کا عارفانہ درس، فتویٰ نویسی، لنگر شریف میں مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام، تعمیرات کی مرمت کی نگرانی جیسے اہم اُمُور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سپرد تھے۔ حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خلفا میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو سب سے زیادہ شیخ کی خدمت اور صحبت نصیب رہی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تصوف کی کئی کتب لوائح جامی، مرقع کلیمی اور کشکول کلیمی وغیرہ اپنے پیر و مرشد سے سبقاً پڑھیں۔ چودہ سال چار ماہ پیر و مرشد کی خدمت فرمائی، اکثر و بیشتر سفر میں پیر و مرشد کی خدمت میں حاضر رہا کرتے۔ پیر و مرشد کے وصال کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ غسل میں بھی شریک رہے اور نمازِ جنازہ بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہی پڑھایا تھا۔ شمسُ العارفین حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ کو خلافت و

اجازت سے نوازا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ۹ جمادی الاخری ۱۳۲۵ھ مطابق 20جولائی 1907ء کو وصال فرمایا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مزار پر انوار موضع معظم آباد شریف ضلع گلزار طیبہ (سرگودھا) میں مرجع خاص وعام ہے۔[1]

حضرت مولانا غلام قادر بھیروی کا مختصر تذکرہ

استاذِ قُطبِ مدینہ، عارف باللہ، مُقتدائے وقت حضرت علامہ مولانا غلام قادر ہاشمی سیالوی بھیروی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادت باسعادت ۱۲۶۵ھ مطابق 1849ء بھیرہ شریف ضلع گلزار طیبہ (سرگودھا) پاکستان میں ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ابتدائی تعلیم وتربیت مرکز الاولیاء لاہور میں ہوئی، بعد اَزاں ہند اور پاکستان کے نامور علمائے کرام کی بارگاہ میں زانوئے تلمذ تہہ کئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سلسلہ عالیہ چشتیہ میں شمس العارفین حضرت خواجہ شمس الدین چشتی سیالوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بیعت ہوئے اور اجازت و خلافت سے بہرہ ور ہوئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بحرِ علوم وفُنُون تھے۔ آپ کو قطبِ لاہور کہا جاتا تھا۔ اساتذہ میں استاذُ الکُل علامہ حافظ غلام محی الدین بگوی نقشبندی اور صدر الصدور مفتی صدر الدین آزردہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کا نام نمایاں ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عرصہ دراز تک جامعہ نعمانیہ میں تدریس فرماتے رہے، کئی کتب بھی تحریر فرمائیں، جن میں "اسلام کی گیارہ کتابیں"، "شَمْسُ الضُّحٰی فِی مَدحِ خَیرِ الْوَرٰی" اور "حقیقتِ

1... نفحات معظمیہ، ص ۲۰ تا ۹۰ ملخصاً، انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، ۴/ ۲۵۷ تا ۲۶۰ ملخصاً

انوارِ محمدیہ" وغیرہ مشہور تصانیف ہیں۔ پیرِامیرِ اہلسنّت، شیخُ العَرَبِ وَالعجم، قطبِ مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی، مفسرِ قرآن مولانا نبی بخش حلوائی اور امیرِ ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم آپ کے مشہور تلامذہ میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ۱۹ ربیع الاول ۱۳۲۷ھ مطابق ۱۰، اپریل 1909ء کو وصال فرمایا۔ مزار مبارک بیگم شاہی مسجد اندرون شہر مرکز الاولیا لاہور پاکستان میں مَرجَعِ خَلائِق ہے۔ [1]

حضرت مولانا عبد الحفیظ سلیمانی کا مختصر تذکرہ

بحرِ عشق ومحبت، فنا فی الشیخ حضرت مولانا عبد الحفیظ چشتی نظامی سلیمانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ۱۲۴۶ ہجری مطابق 1830 عیسوی کو سُرَّکی شریف وادیٔ سون سکیسر (موجودہ ضلع خوشاب) میں قبیلہ اعوان کے حاجی نور احمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہاں پیدا ہوئے۔ قرآن مجید اور ابتدائی تعلیم اپنے والدِ محترم جناب حاجی نور احمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے حاصل کی۔ مزید دینی مدارس میں تعلیم حاصل کرنے کا شرف حاصل کیا۔ آخری تعلیم حضرت مولانا محمد علی مَکھڈ شریف والوں سے حاصل کر کے سندِ فراغت پائی۔ دورانِ تعلیم ہی حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دستِ حق پرست پر سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ سلیمانیہ میں بیعت کا شرف حاصل کیا۔ بعد ازاں شمسُ العارِفین حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللہِ

---

1 . . . سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/ ۶۱۳، تذکرہ اکابر اہل سنت، ص ۳۲۶ ملخصًا

تَعَالٰی عَلَیْہ سے خرقۂ خلافت سے سرفراز ہو کر راہِ حق کے متلاشیوں کی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دینا شروع کیا۔ سُرَکّی شریف میں ایک دینی مدرسہ کی بنیاد رکھی جس میں شریعت و معرفت کے متلاشی دور دور سے آکر اپنی پیاس بجھاتے اور پھر اپنے اپنے وطن لوٹ جاتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال مبارک ۱۵ رجب المرجب ۱۳۰۵ ہجری مطابق 28 مارچ 1888ء کو اٹھاون سال کی عمر میں ہوا۔ مزارِ اقدس آج بھی سرکی شریف وادیٔ سون ضلع خوشاب پنجاب پاکستان میں مَرجَعِ خَلائق ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت شمس العارفین کی کرامات

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ صاحبِ کشف و کرامت بزرگ تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بے شمار کرامات رونما ہوئیں جن میں سے دو کرامات ذکر کی جاتی ہیں، چنانچہ

اولادِ نرینہ

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایک مرید آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بے حد عقیدت و محبت کرتا تھا۔ ایک بار آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو

1... اولیائے وادیٔ سون حصہ اول سن اشاعت 1999 ماخوذا

آپ نے خصوصی نوازشات فرمائیں، اس نے عرض کی: حضور! میرے والدین اولاد نہ ہونے کی وجہ سے میری دوسری شادی کرانا چاہتے ہیں لیکن چونکہ میرا دل شیخ کی محبت سے فارغ ہی نہیں ہوتا کہ اس قسم کی تجویز پر غور کروں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرے لیے نیک اولاد کی دعا فرمادیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خصوصی دعا فرمائی اور ایک تعویذ اپنے ہاتھ مبارک سے لکھ کر دیا اور فرمایا: اس کو اہلیہ کے دائیں بازو پر باندھ دو! اس نے اسی طرح کیا۔ جمعۃ المبارک ١٧ شعبان ١٢٩٧ھ عصر کے وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت شیخ کے طفیل بیٹا عطا فرمایا۔ ایک سال بعد جب آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو اس نے بچے کی خوشخبری دی، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوچھا: بچے کا نام کیا رکھا؟ عرض کی: محمد یوسف۔ فرمایا: مبارک ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا بھائی بھی عطا فرمائے گا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا یہ ارشاد اس نے اپنے دل میں پوشیدہ رکھا لوگوں پر ظاہر نہ کیا حتی کہ بروز منگل ١٤ صفر ١٣٠٠ھ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے ایک اور بیٹا عطا فرمایا۔[1]

کئی روز لگاتار بارش

ایک دفعہ سیال شریف اور اس کے گرد و نواح میں مسلسل دوسال تک بارش نہ ہوئی۔ انسان و حیوان، چرند و پرند قطرۂ آب کو ترس گئے، ایک روز دوپہر

1... مراۃ العاشقین مترجم، ص ٢٠

کے وقت شدت کی گرمی تھی، کسی زمیندار نے آکر دعا کے لیے عرض کی اور انسانوں اور حیوانوں کی ناگفتہ بہ حالت کی ترجمانی اس دردانگیز لہجے میں کی کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے جسم پر لرزہ طاری ہو گیا، بچشمِ نم اس شخص سے فرمایا: باہر جاکر کسی اونچی جگہ کھڑے ہو کر دیکھو کہیں آسمان کے کناروں پر کوئی ابر بھی ہے؟ اس نے واپس آکر بتایا کہ کہیں بھی کوئی ابر موجود نہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یہ سن کر خاموش ہو گئے۔ کچھ دیر کے بعد حاضرین سے فرمانے لگے کہ میں اپنی چارپائی کمرے میں لے جاتا ہوں کیونکہ مجھے سردی محسوس ہو رہی ہے۔ اسی دوران اچانک آسمان پر بادل چھا گئے اور کئی روز لگاتار بارش ہوتی رہی۔ ایک دن وہی شخص پھر حاضر ہوا اور عرض کی: اب تو بارش کی وجہ سے ہمارے مکان بھی گرنے لگے ہیں، دعا فرمایئے! بارش رُک جائے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسکرائے اور اپنی چارپائی باہر لے آئے۔ اسی وقت سورج ظاہر ہو گیا اور آسمان پر چھائے بادل منتشر ہو گئے۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

علم و حکمت بھرے ملفوظات

لفظ اُمّی کے تین معنی

☜ **حضرت** خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک مرتبہ

---

1 . . . برکاتِ سیال، ص ۱۵ ملخصاً

فرمایا: قرآن پاک اور دوسری آسمانی کتابوں میں نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے متعدد اسمائے گرامی کا ذکر آیا ہے، جن میں سے ایک اسم ''اُمِّی'' بھی ہے۔ اس کے تین معنٰی بیان کیے گئے ہیں:

(۱) اُمِّی اسے کہتے ہیں جس نے کسی سے لکھنا پڑھنا نہ سیکھا ہو اور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہی کیفیت تھی۔

(۲) عرب اپنے محاورے میں ہر چیز کی اصل کو ''اُم'' کہتے ہیں۔ مکہ معظمہ کو ''اُمُّ القریٰ'' اسی لئے کہا گیا ہے کہ وہ درجے کے لحاظ سے تمام شہروں کا سردار اور محلِ وقوع کے لحاظ سے زمین کے مرکزی نقطے پر واقع ہے۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ تعالیٰ نے ''اُمِّی'' کا لقب اسی لیے دیا ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام موجودات کے اصل الاصول ہیں۔

(۳) اُمِّی کے تیسرے معنٰی نسبتی ہیں، چونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مکہ میں پیدا ہوئے، لہٰذا ''اُمُّ القُریٰ'' کی نسبت سے ''اُمِّی'' بمعنٰی مکی کہلائے۔ مزید فرماتے ہیں: آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم باوجود اُمِّی ہونے کے ازل سے ابد تک کا علم رکھتے تھے۔[1]

☜ پیر وہ ہے جو اپنے مرید کو قلبی غنا بخشے اور اس کا دل دنیا سے موڑ کر

1... مراۃ العاشقین مترجم، ص ۲۵ بتغیر

محبتِ الٰہی میں مشغول کرے نہ یہ کہ اسے مال و دولت سے سیر کرے۔

☜ اکثر لوگ اپنے نسب پر فخر کرتے ہیں، گویا کہ قیامت کا انہیں کچھ ڈر نہیں ہوتا اور وہ یہ نہیں جانتے کہ اعمالِ صالحہ کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ سالک کو چاہئے کہ اپنے حسب نسب پر فخر کرنے کے بجائے یادِ الٰہی میں مشغول رہے۔

☜ متکبر انسان کی عبادت قابل قبول نہیں ہوتی، تکبر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کا موجب اور ایمان کے لئے مضر ہے۔ تکبر انسان کو عرفان سے محروم رکھتا اور ذلیل و خوار کرتا ہے۔

☜ دل کی صفائی اور فکر کی روشنائی کے لئے ذِکر ناگزیر (ضروری) ہے۔

☜ اگر دونوں جہاں میں فلاح چاہتے ہو تو درود شریف پڑھا کرو۔

☜ تمام عبادتوں کی روح محبتِ الٰہی ہے جس شخص میں محبتِ الٰہی جتنی زیادہ ہوتی جائے گی اتنا ہی وہ عبادت و ریاضت زیادہ کرنے لگے گا۔

☜ عالم کو چاہئے کہ جب وعظ و نصیحت کرے تو حلم (بردباری) اختیار کرے کیونکہ حلم کے بغیر علم درختِ بے ثمر (بغیر پھلوں کے درخت) اور نانِ بے نمک (بغیر نمک کے روٹی) ہے۔

☜ مرید کو چاہئے کہ ہر ایک کی خدمت کرے اور ادب سے پیش آئے کیونکہ خدا کے کامل بندے ہر لباس میں پائے جاتے ہیں اور ان کے طفیل بعض

لوگ سعادتِ دارین پاتے ہیں۔[1]

☜ جو شخص روزانہ سوتے وقت اپنا محاسبہ کرتا ہے وہ بُری خصلتوں سے بچا رہتا ہے۔

☜ درویش وہی ہے جو یادِ حق اور مخلوق پر شفقت کا حامل ہے۔

☜ حقیقی درویش وہ ہے جو خالق حقیقی کی عبادت ریا سے پاک ہو کر صرف رضائے الٰہی کی خاطر کرے۔

☜ مردانِ خدا وہ ہوتے ہیں جو ہمیشہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پر شاکر رہتے ہیں ،ان کے کلام اور ان کے وجود میں نفسانیت کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا۔

☜ بندے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پر راضی رہنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا کوئی بھی کام بغیر حکمت کاملہ کے نہیں ہوتا۔

☜ مسلمانوں کو غیر مشروع اُمور سے دور رہنا چاہیے۔

☜ دل کی صفائی اور روحانی ترقی کے لئے اتباعِ شریعت بے حد ضروری ہے

☜ جس نے دنیا کو چھوڑ دیا وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب و مقبول ہو گیا۔

☜ بندگی کا حق یہ ہے کہ دوسروں کے عیبوں کی پردہ پوشی کی جائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے عیبوں کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

☜ تلاش و جستجو سے ہی گوہرِ مقصود حاصل ہوتا ہے۔

---

1 ... سیرت حضرت شمس الدین سیالوی، ص ۷۰ تا ۱۰۱ مختصرا

☜ کوئی بھی شخص ظاہر و باطن میں اتباعِ شریعت کے بغیر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مقبول نہیں ہو سکتا۔

☜ خواصِ الٰہی کی نشانی یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دیئے ہوئے رزق پر قانع رہو اور دل میں زیادتی کی طلب و حرص نہ رکھو۔

☜ علم بغیر ہدایت کے کچھ فائدہ نہیں دیتا۔

☜ تمام عمارات کی نسبت دل کی عمارت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد کے لئے بہتر ہے کیونکہ باقی تمام عمارتیں زوال پذیر ہیں اور دل کی عمارت ہمیشہ رہنے والی ہے۔

☜ گمنام ہونا مشہور ہونے سے بہتر ہے۔

☜ فقیر سفید چادر کی مانند ہوتا ہے جس طرح سفید چادر میں داغ ہو تو نہایت برا معلوم ہوتا ہے اسی طرح اگر فقیر سے کوئی برا فعل سرزد ہو جائے تو وہ اس کے فقر کو داغدار کر دیتا ہے۔

☜ بدنی صحت تمام دنیاوی نعمتوں سے کئی گناہ بڑھ کر ہے کیونکہ دینی و دنیاوی کاموں کا دارو مدار بدنی صحت پر ہے۔[1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِیْن کی سیرت و کردار کو اپنانے اور ان کے علم و حکمت بھرے ملفوظات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . سیرت حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی، ص ۱۵۶

مجلس مزاراتِ اولیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے، سنتوں کی خوشبو پھیلانے، عِلمِ دین کی شمعیں جلانے اورلوگوں کے دلوں میں اولیاءُ اللہ کی محبت وعقیدت بڑھانے میں مصروف ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ (تادمِ تحریر) دنیاکے کم وبیش 200 ممالک میں اس کا مَدَنی پیغام پہنچ چکا ہے۔ ساری دنیا میں مَدَنی کام کو منظم کرنے کے لئے تقریباً 100 سے زیادہ مجالس قائم ہیں، انہی میں سے ایک ”مجلسِ مزاراتِ اولیا“ بھی ہے جو دیگر مدنی کاموں کے ساتھ ساتھ درج ذیل خدمات انجام دے رہی ہے۔

1. یہ مجلس اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کے راستے پر چلتے ہوئے مزاراتِ مبارکہ پر حاضر ہونے والے اسلامی بھائیوں میں مَدَنی کاموں کی دُھومیں مچانے کیلئے کوشاں ہے۔
2. یہ مجلس حتَّی المَقدُور صاحبِ مزار کے عُرس کے موقع پر اِجتماعِ ذکرونعت کرتی ہے۔
3. مزارات سے مُلحِقہ مساجِد میں عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافلے سفر کرواتی اور بالخصوص عُرس کے دنوں میں مزار شریف کے اِحاطے میں سنّتوں بھرے مَدَنی حلقے لگاتی ہے جن میں وُضو، غسل، تیمم، نمازاور ایصالِ ثواب کا طریقہ،

مزارات پر حاضری کے آداب اوراس کا درست طریقہ نیز سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتیں سکھائی جاتی ہیں۔

4. عاشِقانِ رسول کو حسبِ موقع اچھی اچھی نیتوں مثلاً باجماعت نماز کی ادائیگی، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت، درسِ فیضانِ سنت دینے یا سننے، صاحبِ مزار کے اِیصالِ ثواب کیلئے ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلوں میں سفر اور فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے روزانہ مَدَنی انعامات کارسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی یعنی قمری ماہ کی ابتِدائی دس تاریخوں کے اندراندر اپنے ذِمہ دار کو جمع کرواتے رہنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔

5. "مجلسِ مزاراتِ اولیاء" ایامِ عُرس میں صاحبِ مزار کی خدمت میں ڈھیروں ڈھیر ایصالِ ثواب کاتحفہ بھی پیش کرتی ہے اور صاحبِ مزار بُزرگ کے سَجادہ نشین، خُلَفَااور مَزارات کے مُتَوَلّی صاحبان سے وقتاًفوقتاًملاقات کرکے اِنہیں دعوتِ اسلامی کی خدمات، جامعاتُ المدینہ و مدارِسُ المدینہ اور بیرونِ ملک میں ہونے والے مَدَنی کام وغیرہ سے آگاہ رکھتی ہے۔

6. مَزارات پر حاضری دینے والے اسلامی بھائیوں کو شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی عطا کردہ نیکی کی دعوت بھی پیش کی جاتی ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں تاحیات اولیاءِ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کا ادب کرتے ہوئے ان

کے در سے فیض پانے کی توفیق عطا فرمائے اور ان مبارک ہستیوں کے صدقے دعوتِ اسلامی کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہِ النبی الامین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

[illegible]

حلقہ نمبر 1 مزاراتِ اولیاء پر حاضری کا طریقہ

حلقہ نمبر 2 وضو، غسل اور تیمم کا طریقہ

حلقہ نمبر 3 نماز کا سبق

حلقہ نمبر 4 نماز کا عملی طریقہ

حلقہ نمبر 5 راہِ خدا میں سفر کی اہمیت (مدنی قافلوں کی تیاری)

حلقہ نمبر 6 درست قرآن پاک پڑھنے کا طریقہ

حلقہ نمبر 7 نیک بننے اور بنانے کا طریقہ (مدنی انعامات)

ہدایات: مدنی حلقہ مزار کے احاطے کے قریب ہو جس میں دو خیر خواہ مقرر کیے جائیں جو دعوت دے کر زائرین کو حلقے میں شرکت کروائیں۔ ہر حلقے کے اختتام پر انفرادی کوشش کی جائے اور اچھی اچھی نیتیں کروائی جائیں اور نام و نمبرز مدنی پیڈ پر تحریر کیے جائیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ کو مَزار شریف پر آنا مبارک ہو، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی طرف سے سُنَّتوں بھرے مَدَنی حلقوں کا سِلْسِلہ جاری ہے، یقیناً زندگی بے حد مختصر ہے، ہم لمحہ بہ لمحہ موت کی طرف بڑھتے چلے جارہے ہیں، عنقریب ہمیں اندھیری قبر میں اُترنا اور اپنی کرنی کا پھل بھگتنا پڑے گا، اِن اَنمول لمحات کو غنیمت جانئے اور آیئے! اَحکامِ الٰہی پر عمل کا جذبہ پانے، مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنَّتیں اور اللہ کے نیک بندوں کے مَزارات پر حاضری کے آداب سیکھنے سکھانے کے لئے مَدَنی حلقوں میں شامل ہوجایئے۔ اللہ تعالٰی ہم سب کو دونوں جہاں کی بھلائیوں سے مالامال فرمائے۔[1] اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

قبولیتِ دُعا کا راز

مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: حلال کمائی سے عِبادات میں لذّت، دِل میں بیداری، آنکھوں میں تَری، دُعا میں قبولیت پیدا ہوتی ہے۔ جو بندہ مَقْبُولُ الدُّعا بننا چاہے وہ اَکْلِ حلال اور صِدْقِ مَقال یعنی غذا حلال اور سچی زبان رکھے، حلال کمائی وہ جو حلال ذریعوں سے آئے۔

(مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۹۵)

---

1 . . . مزاراتِ اولیا کی حکایات، ص ۳۸

فہرس

ماخذ و مراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
کنزالایمان	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی	تذکرہ اکابر اہلسنت	فرید بک اسٹال، لاہور، 2000ء
صحیح البخاری	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ١٤١٩ھ	انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام	عبداللہ اکیڈمی، لاہور، 2015ء
سنن الترمذی	دارالفکر بیروت، ١٤١٤ھ	المصطفیٰ والمرتضیٰ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، 2003ء
سنن ابوداؤد	داراحیاء التراث العربی بیروت، ١٤٢١ھ	انوار شمسیہ	دارالعلوم قمر الاسلام سلیمانیہ، کراچی
سنن ابن ماجۃ	دارالمعرفۃ بیروت، ١٤٢٠ھ	سیرت حضرت شمس الدین سیالوی	اکبر بک سیلرز، مرکز الاولیاء لاہور
مستدرک	دارالمعرفۃ بیروت، ١٤١٨ھ	مرأۃ العاشقین مترجم	تصوف فاؤنڈیشن، لاہور، 1998ء
شعب الایمان	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ١٤٢١ھ	ملفوظات حیدری	ادارہ حزب اللہ، آستانہ عالیہ جلالپور
مکارم الاخلاق	دارالکتب العلمیۃ بیروت، 2000ء	تاریخ مشائخ چشت	زاویہ پبلشرز مرکز الاولیاء لاہور، 2014ء
سیر اعلام النبلاء	دارالفکر بیروت، ١٤١٧ھ	برکاتِ سیال	انجمن قمر الاسلام سلیمانیہ کلفٹن، کراچی
الترغیب والترہیب	دارالفکر بیروت، ١٤١٨ھ	نفحات معظمیہ	خانقاہ معظمیہ، معظم آباد، سرگودھا
منہاج العابدین	دارالکتب العلمیۃ بیروت	آداب مرشد کامل	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
کتاب الکبائر	پشاور، 1985ء	تحفۃ الابرار	مکتبہ نبویہ، مرکز الاولیاء لاہور، 2000ء
انوار القدسیۃ	المکتبۃ العلمیۃ بیروت	مفتیٔ دعوت اسلامی	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
مرأۃ المناجیح	ضیاء القرآن، مرکز الاولیاء لاہور	نور نور چہرے	مکتبہ قادریہ، مرکز الاولیاء لاہور، 1997ء
تعلیم المتعلم طریق التعلم	باب المدینہ کراچی	سیرت حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی	اکبر بک سیلرز، مرکز الاولیاء لاہور
مہر منیر	نظریہ پاکستان پرنٹرز، 2002ء	سیدی ضیاء الدین احمد القادری	حزب القادریہ، ١٤٢٦ھ
تذکرہ علماء و مشائخ پاکستان و ہند	پروگریسو بکس مرکز الاولیاء لاہور، 2013ء	تعارف امیر اہلسنت	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
تذکرہ اولیائے پاکستان	شبیر برادرز، لاہور	مزاراتِ اولیاء کی حکایات	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی

خوفناک جادوگر
اور
خواجہ غریب نواز کی دیگر حکایات
محمد الیاس عطار قادری رضوی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
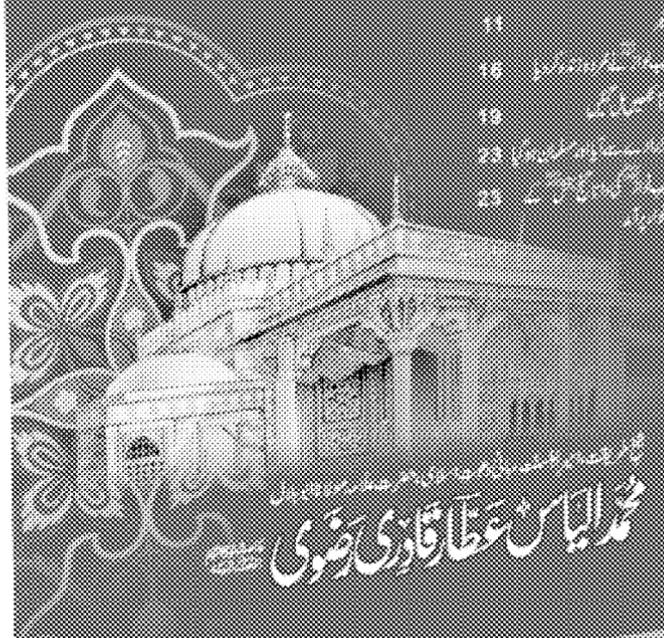
نیک نَمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نَمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافِلے** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ **''فکرِ مدینہ''** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنْعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جَمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اِصلاح کے لیے **''مَدَنی اِنْعامات''** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **''مَدَنی قافِلوں''** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

MC 1286
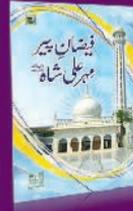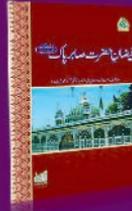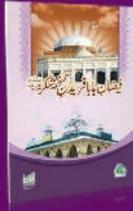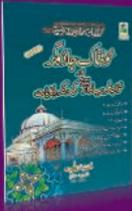
فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net